یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط:

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک بھیجنے پر واپس ہو سکینگے۔

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن
[illegible]

اخبار اہلحدیث امرتسر

نمبر ۳۶ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے "	عہ
" ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و اڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ اپریل ۱۹۱۵ء بروز جمعہ مبارک

فہرست مضامین

آریہ سماج امرتسر میں لالہ ہنسراج جی کا لیکچر	۱
اعلان برائے تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن	۳
قادیانی مشن (چوتھا دعویدار)	۳
بے انصافی کی حد ہوگئی	۴
مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ (از اڈیٹر الفضل)	۵
مدرسہ احمدیہ آرہ کے پرانے طلبا کی انجمن	۶
مذاکرہ علمیہ نمبر ۶	۶
گردش زمانہ	۷
سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال	۸
ایک نہایت مفید قومی تجویز	۱۰
ایک تاریخی سوال	۱۰
کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے	۱۱
علمائے مدراس کو ضلع رد پے انعام	۱۱
حوادث (۱۲) متفرق نوٹ	۱۳
انتخاب الاخبار (۱۴) اشتہارات ۱۵	۱۶

آریہ سماج امرتسر میں

لالہ ہنسراج جی کا لیکچر

ہر ایک قوم اور مذہب میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دیانت داری سے اُس مذہب کو راہ نجات جان کر اُس کے پیرو ہوتے ہیں۔ چونکہ وہ مذہب کو صرف راہ نجات جانتے ہیں نہ کہ دل لگی کا سامان اسلئے حتی المقدور اُس کی پیروی بھی کرتے ہیں اور تا بمقدور اُس مذہب کی ہدایت کے مطابق دیانت دار بھی ہوتے ہیں۔ لالہ ہنسراج جی کے اندرون کا علم خدا کو ہے مگر ہم اپنا خیال آپکی نسبت یہی رکھتے ہیں کہ وہ بعض دیگر لوگوں کی طرح دھرم کو آڑ نہیں بنائے ہوئے بلکہ راہ نجات جان کر پیرو ہیں۔

۱۸-اپریل کو امرتسر کی آریہ سماج کالج پارٹی میں آپ کی تقریر تھی۔ میں اسی حسن ظنی سے خود سننے کو گیا۔ لالہ صاحب بدزبان نہیں، دل آزار نہیں گو آریہ ہیں۔ بلکہ پنجابی آریوں کی ایک پارٹی کے لیڈر ہیں۔ آپکی تقریر کا خلاصہ یہ تھا:۔

برہمن کو وید کا پڑھنا پڑھانا ضروری فرض ہے۔ اس پر بہت زور دیا گیا منوجی کے حوالے دئے ہم منتظر تھے کہ منو کا وہ حوالہ بھی دینگے جس میں منوجی نے لکھا ہے۔ برہمن کشتری اور ویش جو بغیر وید پڑھنے کے نجات چاہیں گے وہ نرک (جہنم) میں جاوینگے (۱) عام ہندوؤں اور آریوں کو بھی وید پڑھنے کی ترغیب دی۔ اسی اثنا میں مسلمانوں کا بھی ذکر کیا۔ مسلمانوں کے لڑکے قرآن شریف کو یاد کرتے ہیں اس کی بہت سی سورتیں انکو حفظ ہوتی ہیں مگر ہندو ان بچاروں کو

(۱) منو کا ۹ باب نقرہ ۲۷۴

گلزار احمدی یعنی مدارج النبوت کا ترجمہ بصورت پنجابی نظم ہے۔ مستورات بیان کے لئے بہت مفید ہے اصلی قیمت ہر دو جلد للعہ رعایتی عہ (مینیجر)

چار ویدوں کا نام بھی نہیں آتا۔ اسی ضمن میں ہون[1] کی تعریف کرنے لگے۔ کہ [ہون] کرنے سے ہوا صاف ہوتی ہے اور پانی پاک صاف برستا ہے جس سے کھیت پاک صاف پیدا ہوتے ہیں جن سے ہمکو اناج پاک ملتا ہے جس کو کھاکر ہم اعمال صالحہ کر سکتے ہیں۔ اسپر ایک حکایت سنائی کہ ہردوار میں ایک سادھو نے کسی مہاتما کو کھانا کھلایا۔ اُس مہاتما نے خواب میں دیکھا ایک جوان لڑکی سُرخ لباس پہنے ہوئے اُس کے پاس آئی (جس سے مراد تھی کہ اُس مہاتما کو اُس نے بدی کی طرف راغب کرنا چاہا) مہاتما نیند سے بیدار ہو کر اُس سادھو کے پاس گیا جس نے اُس کو کھانا کھلایا تھا کہا کہ تو نے ہمکو کیا کھلایا کہ آج ہمکو یہ پریشان خواب آیا۔ سادھو نے کہا فلاں شخص نے ہمکو دان دیا تھا۔ اُس سے دریافت کیا تو اُس نے کہا میں نے ایک ہزار روپیہ پر لڑکی فروخت کی تھی اس میں سے دو سو روپیہ سادھوؤں کو دان دیا۔ اس لئے اُس ناجائز خوراک سے مہاتما کو خواب میں پریشانی ہوئی۔ اسی طرح ہون سے اناج پاک صاف ہوتا ہے اور بے ہون کے ایسا نہیں ہوتا پھر گرو نانک صاحب کا قصہ بیان کیا گیا۔ ایسی طرح جس سے پایا جاتا تھا کہ لالہ صاحب خود اس قصے کو صحیح نہیں جانتے۔ وہ قصہ یہ تھا کہ گرو نانک کی دعوت ایک امیر آدمی نے کی تو اُنہوں نے نہ کھائی مگر ایک غریب بڑھئی نے کی تو کھالی۔ اسپر امیر صاحب معترض ہوئے نانک جی نے دونوں روٹیوں کو ہاتھ میں نچوڑ دیا تو غریب کی روٹی سے دودھ نکلا اور امیر کی روٹی سے خون ٹپکا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جو کھانا پاک صاف ہوتا ہے وہ دودھ کی مانند ہوتا ہے اور جو ناجائز کمائی کا ہوتا ہے وہ گویا خون ہے!

مگر سوال یہ ہے کہ اس سے ہون کی تائید کیسے ہوئی ان دونوں حکایتوں سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی کمائی ناجائز تھی۔ کمائی ناجائز اور بات ہے اور ہون کے بغیر اناج کا ناجائز ہونا اور بات ہم غرض کرلیں اس وقت ساری دنیا میں ہون ہوتا ہے اُسی ہون سے پاک شدہ ہوا اور پانی سے ایک کھیت پکا ہے جس کا اناج ایک شخص نے چرا کر ہمکو کھلایا تو کیا ہم اس اناج کو ہون کے لحاظ سے پاک سمجھ کر کھالیں یا اس کی ناجائز کمائی پر لحاظ کر کے چھوڑ دیں۔ لالہ صاحب بھی غالباً پچھلی بات فرما دینگے۔ لالہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ میں ہون کے متعلق سائنٹفک اصولوں کا ذکر نہیں کرتا کیونکہ وقت کم ہے۔ لالہ صاحب کی علمی حیثیت اسی بات کی مقتضی تھی کہ آپ سائنٹفک اصولوں کا ذکر کرتے۔ اُنہوں نے اگر نہیں کیا تو ہم کئے دیتے ہیں۔

فلسفہ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے کہ قدرت نے اپنا کوئی کام کسی مخلوق کے ہاتھ میں نہیں دیا اُس کے جملہ قوانین بجائے خود مکمل اور اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ ہوا خراب ہو جاتی ہے تو اُس کے لئے بھی قانون قدرت ہے۔ اُس کو صاف کرنے کے لئے بھی قانون قدرت خود ہی کام کرتا ہے۔ سورج میں داغ پڑ جاتا ہے مگر چند دنوں میں وہ خود ہی نکل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت ڈیرہ دون کے [illegible] چاند سورج وغیرہ سیاروں کی روزانہ تصویریں لیجاتی ہیں۔ آریہ سماج [illegible] ہون ہوا کو پاک صاف کرتا ہے۔ ہم [illegible] کرتے کہ کیسے [illegible] ہیں کہ یہ بات ممکن نہیں کہ قدرت اتنا بڑا کام (ہوا کا پاک صاف کرنا) بندوں کے ہاتھ میں دیدے۔ ہون کریں تو ہوا صاف ہو نہ کریں تو ناصاف رہے۔ آج کل جبکہ ہون کا رواج قریب منفی کے ہے پاک اناج ہمکو ملنا محال یا مشکل ہے؟ نہیں بلکہ پاک اناج کے معنے یہ ہیں کہ ہماری پاک کمائی سے ہمکو حاصل ہوا ہو۔ ہم محنت کریں۔ جائز نوکری کریں۔ جائز تجارت کریں اُس کی آمدنی سے جو کھانا ہمکو ملے وہ پاک اور پوتر ہے۔ قدرت نے اُس کو کسی ہوا سے پیدا کیا ہو۔ پچھم اُس پہ چلائی ہو یا پُروا سے اُس کو پلا ہو۔ یہ قدرت کا کام ہے ہمیں اس میں کیا دخل اور کیا مطلب؟

یہی ایک آریوں کی اصولی غلطی ہے کہ وہ قدرتی کاموں میں دخیل ہوتے ہیں۔ یا ہونا چاہتے ہیں اسی غلطی سے وہ شادی کے مسئلہ کو بھی نہیں سمجھ سکتے یا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں شادی اولاد پیدا کرنے کے لئے ہے۔ ہم کہتے ہیں شادی اُس خواہش کے پورا کرنے کے لئے ہے جو قدرت نے مرد میں عورت کی اور عورت میں مرد کی پیدا کی ہے اولاد پیدا ہونا اُس کا فائدہ ہے غرض اصلی نہیں آریوں کا اصول صحیح ہو تو جس صورت میں اولاد پیدا نہ ہو نکاح کا قائم رکھنا فضول ہو جائے خواہ میاں بیوی میں کیسی محبت اور یکجہتی ہو۔ دونوں کو الگ ہو جانا چاہئے کیونکہ بے نتیجہ فعل کا کرنا اگر [illegible] گناہ ہے تو اُس کو قائم رکھنا کئی ایک گناہوں کا موجب ہے۔ حالانکہ آریہ سماج اس صورت میں طلاق کی اجازت بھی نہیں دیتی۔ کیوں نہیں دیتی؟ وہی بے اصولی ہے۔

خیر۔ اس بحث کا ذکر یہاں مقصود نہیں مطلب یہ تھا کہ آریہ سماج ہون کی بابت جو فلاسفی بتلاتی ہے ایک فلسفی خصوصاً فلسفہ الٰہیات جاننے والے کے نزدیک [illegible] وقعت ایک طفل تسلی سے زیادہ نہیں۔

لالہ صاحب نے خاص لیکچر ہردوار کے اجتماع پر بڑا فخر کیا اور بار بار کہا کہ ایسا بڑا مجمع جس میں پندرہ بیس لاکھ آدمی جمع ہوتے ہیں محض رشیوں کے میل ملاپ کا نتیجہ ہے۔ اس فخر میں آپ یہاں تک ترقی کر گئے کہ بار بار آپ کے منہ سے یہ نکلا کہ دنیا میں کوئی ایسا مقام ہے؟ جہاں پندرہ بیس لاکھ آدمی اس طرح جمع ہوتے ہیں کہ نہ اُن کو کھانے کی فکر ہے نہ رہنے سہنے کی۔ ہمیں اُس وقت ہمہ تن حیرت میں تھا کہ لالہ صاحب جیسے تعلیمیافتہ دنیا کے چپہ چپہ کو واقف ایسا دعوے کرتے ہیں۔ ان کو مکہ معظمہ یاد نہیں؟ ہردوار میں تو کئی سالوں کے بعد اس دفعہ حسب روایات اخبارات ۷ لاکھ کا اجتماع ہوا۔ مکہ معظمہ میں تو ہر سال اس سے زیادہ ہوتا ہے حالانکہ مکہ معظمہ تک نہ ریل ہے نہ موٹر۔ ہردوار میں تو سپیشل پر سپیشل گاڑیاں جاتی ہیں۔ مکہ معظمہ ایک جنگل ہے جہاں نہ کچھ پیداوار ہے نہ رہائش کا سامان۔ ہردوار ایک آباد جگہ اور سرسبز زمین کنارہ دریا ہے۔ ہردوار کے مسافر ہندوستان کی

[1] آگ میں گھی وغیرہ جلا کر مجلس میں دھونی دیتے ہیں اس کو ہون کہتے ہیں آریوں کے نزدیک روزانہ ہون کرنا فرض ہے۔ (اہلحدیث)

حدود کے اندر کے ہوتے ہیں۔ مثلاً معظمہ کے مسافر کل دنیا کے بخاری لوگوں کو پوچھئے جو ہندوستان کے راستے سے جاتے ہیں ان کی آمد رفت میں پورا سال لگجاتا ہے۔ غرض اسی طرح کی بہت سی امتیازی صورتیں ہیں مگر لالہ صاحب کو ہردوار کی فضیلت نے ایسا جوش دلایا کہ بار بار اُن کے منہ سے ہردوار کی بے نظیری نکلتی رہی نہیں اور بھی واقفان حال متعجب ہونگے۔

لیکچر بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے ختم ہوا۔ ہم آریہ سماج کو ایسے قابل لیکچرار دن کے وجود پر مبارکباد دیتے ہیں ❊

اعلان مبادیٔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن

یہ تفسیر میری عربی میں تصنیف ہے۔ اس میں خاص التزام یہ ہے کہ ہر آیت کی تفسیر میں دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ یہی تفسیر ہے جسکے متعلق بعض علما نے مخالفت کی آواز اُٹھائی تھی اور اب تک وہ آواز کسی نہ کسی کونے میں گونجتی ہے اس کے متعلق آج مجھے دو اعلان کرنے ہیں۔

(ا) ایک یہ کہ یہ تفسیر عرصہ سے ختم ہے اس لئے جو صاحب اس کی خریداری کی درخواستیں بھیجتے ہیں وہ تکلیف نہ فرماویں۔

(ب) اس تفسیر کے متعلق میرا یہ ارادہ ہے کہ میں اپنی اُن تصانیف سے جو اس وقت میری زیر تحریر ہیں فارغ ہو کر اس تفسیر کو غور سے دیکھونگا بلکہ اعلان بھی دونگا کہ جس جس صاحب کو اس تفسیر پر اعتراض یا اشکال از قسم عربیت یا از قسم تفسیر ہو وہ مہربانی کر کر مطلع فرما دیں۔ میں اسپر دل سے متوجہ ہو کر اور خود بھی تفسیر مذکور کو غور سے دیکھکر اس کی تصحیح یا اصلاح کرونگا انشاء اللہ۔

ہاں جو صاحب جلدی چاہتے ہیں اُن کو دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار ہے یا تو اُن اعتراضی مقامات کی نسبت دیگر علماء کے بتلائے ہوئے معنے لکھ لیں اُن کو یہ بھی اختیار ہے میرے معنے کو غلط سمجھیں اور دوسرے علماء کے معنے کو صحیح اعتقاد کریں۔

یا دوسری صورت یہ ہے کہ تفسیر مذکور کے جس جس مقام پر اعتراض ہے اُس کی اصلاح حاشیہ میں کر کے خود بخود تفسیر مذکور چھاپ کر شائع کر دیں۔ میرا اس پر بھی اعتراض نہیں ہوگا۔

ہاں میری تصحیح یا اصلاح کے منتظر ہیں تو چندے اور صبر کریں کیونکہ میرے نزدیک بعض حالات پیش آمدہ اُس تفسیر کی تصحیح یا اصلاح اُس کی نئی تصنیف سے زیادہ وقت طلب ہے جس کے لئے میں آج کل فارغ نہیں۔

میری طرف سے اجازت ہے جو صاحب چاہیں اس کی اصلاح کر کے چھاپ دیں۔ مگر اُسی طریق سے جیسے بیضاوی وغیرہ ....

..... تفسیروں کے متعلق علماء نے کیا ہے کہ حواشی میں ان کی تائید یا تردید کی ہے۔ اندر دخل نہ دیں۔ اندر دخل دینا مصنف کا کام ہے غیر کا نہیں۔

یہ ایک قاعدہ اور دستور المصنفین ہے اس کو کوئی صاحب بدگمانی سے سمجھیں یا حسن ظنی سے۔ یہ اُن کی دیانت ہے مجھے اس سے مطلب نہیں۔

میرا یہ اعلان اُن نیک دل اصحاب کے لئے ہے جو محض دیانت داری سے معترض ہیں۔ باقی رہے ان کے سوا اور قسم کے لوگ سو اُن کا کوئی جواب نہیں نہ اُن کی تلافی ممکن ہے۔ متنبی نے اُن کی طرف توجہ کرنے سے بھی منع کیا ہے ؎

سوا وجع الحساد داو فانہ
اذا حل فی قلب فلیس یحول

❊

قادیانی مشن

جھوٹا دعویدار

قادیانی مشن میں بڑا اختلاف تو قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی نبوت میں مختلف ہیں مگر تیسرے اور چوتھے دعویدار بھی اور بھی گھستے ہیں وہ سر پرے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو اصل جانشین اور مصلح زمانہ ہم ہیں

مولوی عبد اللہ تیماپوری (دکن) دعویدار خلافت تھے

اب ایک صاحب ظہیر الدین نامی پیدا ہوئے جنہوں نے ایک دو ورقہ اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا ہے جو بالاختصار اُنہی کے الفاظ میں نقل ہے:۔

المبارک۔ اے احمدی قوم کے معزز بزرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔ سو آگاہ رہو کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس نے روح القدس سے مدد پاکر جماعت کے لئے قائم ہونا تھا۔ گوش ہوش سے سنو کہ خود خدا نے اپنی وحی سے مجھے مخصوص کیا ہے اور اگرچہ میں آپ لوگوں کو ایک معمولی انسان نظر آتا دیتا ہوں لیکن یہ ایک سچی بات ہے کہ احمد مسیح کے مخالفین کے مقابلہ کے لئے الہاماً میں مامور کیا گیا ہوں دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ خود خدا نے مجھے یوسف قرار دیا ہے اور میرا نام دین کا چراغ اور بشیر بھی رکھا ہے۔ میرے اس دعوے پر غور کرو کہ میں ہی وہ موعود غلام حلیم ہوں جس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کا قائم مقام ہونا تھا۔ اور جس طرح مبارک احمد چہارشنبہ کے روز پیدا ہوا اسیطرح یہ عاجز بھی عید کے دن چہارشنبہ کو چوتھے پہر پیدا ہوا جبکہ چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل صحیحہ اور براہین قاطعہ سے عقلمند لوگ ہمیشہ فائدہ اُٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص و عام کو تسلیم ختم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس اشتہار میں اتنا لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی والدہ مکرمہ کے پاک بطن سے پیدا کیا جس کو سخت مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں مسیح نفس بچے کی خوشخبری

سلہ ۵ جولائی ۱۹۰۶ء

ahmadimuslim.de

ئی اور جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے اور اس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا مجھے قرار دیا گیا۔ عورتوں پر فریفتہ ہونے والے نفسانی لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک سے نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں[1] ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدیعاولے تسلیم کرنا پڑے گا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک کرشمہ ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور ظفر کے لئے جو بطور ایک علم کے ہوں میرے ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک شخص آدمی احمدی جماعت میں سے پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ایسا سارٹیفکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہنچانے میں غلطی کی ہو اور اُس مصلح موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسے بتلایا ہو کہ فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت موعود دعوے سے پہلے رویائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا غلام ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اُس کے دعاوی بادلائل ہوں۔ پس اے لوگو جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں۔ یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح بن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی ع وسیع ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف صرف

حضرت مسیح موعود (مرزا) جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیر الدین نام ہی ہے الخ

اہلحدیث - ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتدا ہی کے سمجھنے سے قاصر ہیں تو اب کیا سمجھینگے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار

بے انصافی کی حد ہو گئی

ناظرین کو معلوم ہو گا کہ میں نے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو جو کسی خاص وجہ سے مجھے بغض للہ رکھتے ہیں (اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِاَسْرَارِ عِبَادِہٖ) اہلحدیث ۹ر جنوری میں اعلان کیا تھا کہ میرے ساتھ مجلس خاص میں فیصلہ کر لیں جس کی صورت یہ لکھی تھی کہ محدود صاحب کسی مکان میں بیٹھکر گفتگو کریں جو مع فیصلہ منصف صاحبان شائع کیجا دیگی۔ اُس گفتگو میں چار صاحب جو واقع میں بحکم قول کبریٰ اس نزاع میں بہت بڑا حصہ رکھتے ہیں مخاطب تھے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب فقط۔ بٹالہ میں مولوی محمد حسین صاحب۔ پرنام بٹ (مدراس) میں مولوی فقیر اللہ۔ راولپنڈی کے قاضی عبدالاحد۔ میں نے لکھا تھا اگر یہ مجلس امرتسر میں ہو تو اس مجلس کے انتظام کا ذمہ وار میں ہوتا ہوں بس میں زیادہ سے زیادہ بیس دس اہلحدیث جماعت کے شریک ہونگے غیر اہل حدیث اور کوئی ایسا شخص جس کی شرکت سے فتنہ وفساد کا خطرہ ہو شریک نہ ہوگا

ہمیں اعتراف ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے سوا کسی کو اس مقابلہ کے لئے ہمت نہ ہوئی جناب موصوف نے اپنا معاملہ الگ کر کے جناب مرزا ظفر اللہ خان صاحب سب جج سیالکوٹ کو منصف مانا جن کا فیصلہ عنقریب شائع ہوگا انشاء اللہ۔

افسوس اور علماء کو ایسی صاف اور انصاف کی راہ پر چلنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ بات یہ ہے کہ ان لوگوں کو یقین ہے کہ جونہی کوئی مجلس امن امان کی ہوئی تو پس ان کے دعوے پر پانی پھرا۔ اس لئے مولوی احمد اللہ صاحب نے بمشورہ اُن لوگوں کے جن کو کبھی وہ **اِخوان الشیطان** کا معزز لقب دیا کرتے تھے یہ اشتہار دیا کہ مباحثہ کھلے میدان میں ہو اور پندرہ روز تک ہو اور یومیہ پانچ گھنٹے ہو اور صرف تقریری ہو اور منصف مولانا محمود الحسن صاحب حنفی دیوبندی ہوں وغیرہ۔

یہاں کونسی گولیاں کھیلا ہوا تھا جو نا کرتا چنانچہ ۲۶ر فروری کے اہل حدیث میں میں نے ان سب شرائط کی منظوری دی۔ مگر اتنا لکھا کہ چونکہ ان شروط پندرہ روزہ وغیرہ کے آپ لوگ مجوز ہیں۔ میرے تو منشاء کے خلاف ہیں اس لئے آپ ہی اس جلسہ کا انتظام کریں۔ چونکہ گفتگو تقریری ہوگی اس لئے منصف کا درمیان میں ٹھیرنا ضروری ہے پس منصف کو بھی آپ لوگ ہی بُلا دیں۔ بعد انتظام میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ناظرین یہ سُنکر ہمہ حیرت ہونگے کہ فریق ثانی اپنی کمزوری کو اس قدر محسوس کرتا ہے کہ جلسہ عام اور اُس کے جملہ لوازمات کی خواہش تو وہ کرے اور انتظام میرے سر رکھے۔ کہتے ہیں کہ نہیں جلسہ بھی عام ہو اور انتظام بھی تو کرو۔ اسپر **بعض** مولانا والانا کہتے ہیں! ہم جانتے تھے اور جانتے ہیں کہ ثناء اللہ کبھی ہمارے سامنے نہ آئیگا کیونکہ اس کی نیت نیک نہیں۔ اے **مولانا**! اُس وقت کو یاد کرو جب ہم اور تم خدا کے سامنے اکیلے اکیلے حاضر ہونگے بحکم آتیہ یوم القیامۃ فردا کیا اُس عالم الغیب کو بھی یہی جواب دوگے۔ آہ افسوس ان لوگوں نے دین اور خدا کو اپنے ہاتھ کا ایک کھلونا سمجھ رکھا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں امن امان کی مجلس ہو تو ان لوگوں سے فیصلہ ہونا پانچ منٹ کا کام ہے۔ یہ روز روز کی چخ چخ اسی ہی دیر ہے جب تک یہ لوگ سامنے نہیں آتے ورنہ جتنے پانی میں یہ لوگ ہیں اور جو ان کا دم خم ہے میں خوب

[1] قادیانی خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ ہے (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

جانتا ہوں۔

غضب خدا ایک مسلمان کو جو نماز روزہ اور دیگر احکام شرع کی پابندی کرتا ہے پیٹھے منہ سے دجال ملحد، زندیق اور کیا نہیں کیا کہے جاتے ہیں۔ اور جب اس کا ثبوت مانگو تو بغلیں جھانکنے لگتے ہیں۔ اے بندگانِ خدا! خدا سے ڈرو۔ سنو! مالک کا فرمان ہے:-

مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

(جو کچھ تم بولتے ہو سب لکھا جاتا ہے)

اور سنو!

كُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ (چھوٹا بڑا سب لکھا جاتا ہے)

پس اگر آپ لوگوں کو ان آیات پر ایمان ہے اور میرا خیال ہے کہ ضرور ہے تو اہل علم کی مجلس میں میرے ساتھ گفتگو کرکے جلدی فیصلہ کرلیں ورنہ یاد رکھیں میں بھی اب تہیہ کرچکا ہوں کہ آپ لوگوں کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ تاوقتیکہ آپ لوگ مجھ سے فیصلہ نہ کرلیں یا فتنہ پردازی سے منہ نہ بند کریں **سنو** میں اپنا مافی الضمیر پھر سنائے دیتا ہوں آپ لوگ جو مجھکو ملحد، زندیق وغیرہ کہتے ہیں اس کی مجھے تو اتنی بھی پرواہ نہیں جتنی گرمی میں مکھیوں کی ہوتی ہے کیونکہ میرا معاملہ میرے خدا سے ہے مگر آپ لوگ چونکہ اس بہانہ سے قومی تحریکات میں روڑا اٹکانا چاہتے ہیں گو آج تک بفضلہ تعالےٰ آپ لوگ اس میں سراسر ناکام رہے اور آئندہ بھی رہینگے انشاء اللہ۔ اسلئے میں بادل ناخواستہ آپ لوگوں کو للکار کر کہتا ہوں کہ **اصول محدثین** کو ملحوظ رکھکر خاص مجلس اہل علم میں مجھ سے گفتگو کرلو جس کی تفصیل میں ۲۹ جنوری کے اہلحدیث میں لکھ چکا ہوں۔

ایک اور طریق بھی آپ لوگوں کو سنا دوں گو میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ کسی طرح میرے سامنے نہ آوینگے کیونکہ آپ لوگ مسجدوں کے ممبروں پر فتویٰ لگانا جانتے ہیں میدان کے سپاہی نہ آپ کبھی ہوئے نہ ہوسکتے ہیں۔ سنو!

تین اہل فہم اور صاحب دیانت اس امر کے لئے منصف ہوں کہ فیصلہ کی صورت کیا ہو۔ چند صورتیں میں لکھکر پیش کروں جو مجھے منظور ہوں اور چند تجاویز آپ لوگ پیش کریں۔ جس صورت کو منصف صاحبان منظور کریں اس طریق سے کارروائی ہو ایک منصف میری طرف سے ایک آپ لوگوں کی طرف سے تیسرا مسلم الطرفین خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم جس کو دونوں فریق مان لیں یہ آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ گفتگو کی جو صورت یہ منصف صاحبان بالاتفاق یا بکثرت رائے تبلادیں بہر گفتگو کرکے اصل مسئلہ کے فیصلے کے لئے بھی انہی کو حکم مانیں یا کسی اور کو تبدیل کریں۔ یہ سب اقرار نامہ پہلے ہوجاویگا۔ مقام گفتگو اور فیصلہ امرتسر لاہور ہو یا دہلی جہاں آپ لوگ چاہیں میں حاضر ہونگا۔

آب میں دیکھونگا کون مرد میدان میرے سامنے آتا ہے۔ میرا دعوےٰ ہے کہ آپ لوگ ہرگز نہ آوینگے خدا کرے میرا دعوےٰ غلط ثابت ہو اور آپ لوگ آویں اور یہ آئے دن کا فساد مٹ جائے انہ علی کل شئ قدیر و بالاجابۃ جدیر۔

اس تجویز میں میرے مخاطب وہی حضرات ثلاثہ ہیں جو اہلحدیث مورخہ ۲۹ جنوری میں تھے۔ چوتھے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تھے اُن کا معاملہ مسلمہ منصف تک پہنچ چکا ہے جو عنقریب فیصل ہوجائیگا انشاء اللہ۔

ان اصحاب ثلاثہ کے سوا میں اور کسی صاحب کو سردست نہ دعوت دیتا ہوں نہ جواب دونگا جس کی وجوہات خود ظاہر ہیں کہ یہی تین صاحب ہیں جن کی وجہ سے فساد ہے۔ امرتسر میں مولانا احمد اللہ صاحب کی وجہ سے ہے۔ بیرونجات میں کچھ ہے تو قاضی عبدالاحد اور مولوی فقیر اللہ کی تحریرات کی وجہ سے گو قریب العدم اس لئے میں بھی ان تینوں ہی کو سردست دعوت فیصلہ دیتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ تینوں حضرات اپنے دعوے میں کہاں تک سچے ہیں۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔

مسافر آگرہ سے ہمارا مناظرہ

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

مسافر آگرہ نے اپنے اخبار میں ہمکو مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا جس کو منظور کرتے ہوئے ہمنے الفضل میں ایک تجویز پیش کی تھی کہ مسافر آگرہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کے متعلق جو بیہودہ مضامین لکھے ہیں ان کی بابت ہم صادق ہونے پر جو ہمارا مناظرہ ہو وہ الفضل اور مسافر آگرہ میں چھپتا جائے۔ طرفین جو دلیل دیں وہ اپنی مذہبی کتب سے دیں۔

مسافر آگرہ نے ۱۱ راپریل کے پرچہ میں لکھا ہے کہ مناظرہ کی کارروائی مسافر آگرہ میں نہیں چھپے گی۔ دوم پریذیڈنٹ تین منظور ہیں مگر وہ کسی مستند بھی تاریخی علمی حوالے کو کاٹ نہیں سکینگے۔ سوم اپنی اپنی الہامی کتاب سے دلیل دینی ضروری نہیں بلکہ جملہ عقلی نقلی ثبوت دینے کا اختیار ہوگا۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ بذریعہ اخبار مناظرہ کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ البتہ دوسرا طریق مسافر آگرہ نے یہ پیش کیا ہے جو اس کی بیں خوشی ہے اور وہ یہ ہے:-

آپ خود ہمیں بلاذمہ داری اپنے سر پر لیکر اپنی مجلس میں بلائیں۔ یا جہاں ہم آپ کو مدعو کریں ہماری جملہ ذمہ داری پر آپ تشریف لانا گوارا فرماویں۔

سو ہمیں یہ بھی منظور ہے۔ ہم جہاں آپ چاہیں آنیپر آمادہ ہیں۔ آپ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مناظرہ کی اجازت لیکر بھجوا دیں۔

(۱) پریذیڈنٹ تین ہونگے۔ ایک آریہ ایک احمدی اور ایک طرفین کا مسلمہ۔

(۲) ہماری مستند کتابیں صرف قرآن شریف اور صحیح بخاری ہیں اور لغت کی معتبر کتاب بس۔ اسی میں سب تاریخ بھی آجائیگی۔

(۳) مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں حاضرین کو سنادی جائینگی۔

پہلے روز ہم مدعی ہیں۔ دوسرے روز آپ ویدوں کے الہامی ہونے کا پرچہ دیں۔ ہم جواب دینگے۔ پھر آپ جواب الجواب۔ تاریخ مقررہ سے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت اور مقام مباحثہ سے بواپسی اطلاع دیں۔

ہاں یہ بھی ضروری ہے کہ جو دعوےٰ کیا جاوے وہ بھی اپنی الہامی کتاب سے اور جو اس کی دلیل دیکھاوے

ahmadimuslim.de

وہ بھی اسی الہامی کتاب سے اس کے یہ معنے نہیں کہ مثلاً ہم قرآن شریف کی ایک آیت پڑھ دیں اور کہیں کہ چونکہ یہ قرآن شریف کی آیت ہے اس لئے مان لو بلکہ یہی مراد ایسی عقلی یا نقلی دلیل پیش کرنا ہے جو خود اس الہامی کتاب نے پیش کی ہو ۔ پس اس کا التزام آپ کو کرنا پڑیگا کیونکہ اگر اس مذہب کا قائمقام اپنے ذہن سے کوئی دلیل پیدا کر کے دیتا ہے تو وہ اس مذہب کا قائمقام نہیں بلکہ وہ تو بجائے خود مدعی ہے ۔ اور آپ اپنی مستند کتب سے قبل از مناظرہ اطلاع دیں ۔

(ایڈیٹر الفضل قادیان)

اہلحدیث ۔ مسافر آگرہ نے سمجھا تھا کہ اسلام میں اہلحدیث اور احمدی فرقے ایسے مخالف ہیں جیسے ہندوستان کے راجہ سلطان محمود مرحوم کے زمانہ میں تھے جن کی مخالفت کی وجہ سے سلطان ممدوح کو آسانی سے کامیابی ہوئی تھی ۔ مگر اُس کو پہلے بھی اور اب بھی تجربہ ہو گیا ہوگا کہ اسلام کے یہ دو فرقے باوجود سخت مخالفت کے اُس حدیث کو نہیں بھولے جس کے الفاظ یہ ہیں وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اس لئے یہ دونوں بفضلہ وتوفیقہ یکجہتی سے تمہارے سامنے ہیں ۔

ہمارے خیال میں ایک آسان تجویز ہے جس میں نہ اجازت کی ضرورت نہ کسی طرح کی الجھن ۔ بحث چونکہ تحریری ہوگی اس لئے فریقین کے محدود آدمیوں کی دعوت کا فخر دفتر اہلحدیث کو حاصل ہو ۔ سب قسم کی راحت کے سامان مہیا کئے جاوینگے ۔ اور مناظرہ کی شرائط جو دونوں میں فیصل ہونگی ان پر عمل ہوگا ۔ خادمان دفتر ہذا کو بجز خدمت فریقین کوئی خاص دخل نہ ہوگا ۔ دونوں صاحبوں سے امید ہے اس کی منظوری سے جلدی اطلاع دینگے ۔

ہم ایڈیٹر الفضل کی اس تجویز کی تحسین کرتے ہیں کہ ہر فریق وہی دعوے کرے جو اُس کی الہامی کتاب نے کیا ہو ۔ اس کی ایک مثال ہم دیتے ہیں تاکہ مسافر کو الجھنے کا موقعہ نہ رہے ۔ قرآن یا وید الہامی ہیں ان دونوں کتابوں نے الہامی ہونے کا خود دعوے کیا ہے ؟ کیا ہو تو انہی الفاظ میں پیش ہونا چاہیئے ۔ (تشریح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں) ۔

الہامی ہونے کی دلیل جو خود ان کتابوں نے دی ہو وہ پیش ہونی چاہیئے اُس کی شرح اپنے الفاظ میں ہو تو حرج نہیں ۔ نجات کا وعدہ کیا ہے ؟ ان کتابوں کے اصلی الفاظ میں دکھانا چاہیئے وغیرہ ۔ ہم باور نہیں کر سکتے کوئی مذہبی مناظر اس طریق سے انحراف کریگا ۔ قرآن تو خود اس قسم کے مناظرہ کا بانی ہے ۔ حکماء اسلام میں علامہ ابن رشد نے اس طریق کی زیادہ اشاعت کی ہے رحمہ اللہ ۔

مسافر کو ہم سے مناظرہ کرنا منظور ہو تو ہم خود بھی حاضر ہیں ۔ تحریر کے لئے فی پرچہ ۱۵ اسٹنٹ ہونگے یہ ہماری ضروری شرط ہوگی ۔

مدرسہ احمدیہ آرہ کی پُرانے طلبا کی انجمن

جناب ایڈیٹر صاحب زاد لطفہٗ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ ایک مختصر مضمون جناب کی خدمت میں ارسال ہے امید ہے اپنے اخبار میں شائع کر کے ناچیز کو شکریہ کا موقع دینگے ۔

۹ راپریل کے اخبار اہلحدیث میں یہ دیکھکر کمال مسرت ہوئی کہ آرہ کے سالانہ جلسہ میں ایک غیر معمولی تحریک پیش ہوئی کہ طلبا رقدیم کی ایک انجمن قائم کی جائے ۔ چنانچہ یہ تحریک بہ اتفاق آرا منظور ہو کر سردست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب ناظم مقرر ہوئے ۔

فی الحقیقت یہ تحریک نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک ہے ۔ اس انجمن کے قیام سے مدرسہ مذکور کی مالی وانتظامی حالت بہتر ، مدرسہ کے اغراض ومقاصد کی اشاعت وفارغ التحصیل طلباً وموجودہ طلباً میں اخلاق ، اتفاق واتحاد قائم ہو سکتا ہے اسلئے میری ذاتی رائے ہے کہ دنیا کی دیگر انجمنیں یا اولڈ بوائز ایسوسی ایشنز جس باقاعدگی سے چلتی ہیں اُسی پیمانہ پر اس کی بھی بنیاد رکھی جائے نہ کہ صرف چند مقامی طلبائے قدیم کی انجمن ہو ۔ لہٰذا ناظم صاحب کو چاہیئے کہ پہلے اخبار کے ذریعہ اور مدرسہ کے داخلہ رجسٹر سے پتہ معلوم کر کے تمام طلبائے قدیم کو اطلاع دیں اور اس کا افتتاحی جلسہ کر کے (جس میں اکثر طلباً قدیم موجود ہوں) انجمن کی بنیاد رکھیں اغراض ومقاصد پر بحث کریں اور قواعد وضوابط مرتب کریں بعدہ انجمن اپنی کارروائی شروع کرے ۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ اس تحریک کو پاس ہوئے عرصہ گزر گیا مگر ناظم صاحب کی کم توجہی سے اب تک یہ نہ معلوم کر سکا کہ بالفعل انہوں نے اس کے قیام واخراجات کا کیا انتظام کیا ۔ سالانہ جلسہ میں کن اغراض ومقاصد (گرچہ مجملاً اخبار میں ذکر تھا) کی بنا پر یہ تحریک ہوئی ۔ موجودہ وقت میں کن اصول پر چلا رہے ہیں اور قواعد وضوابط کے مرتب کرنے کی کیا صورت اختیار کی ہے یا کرنے والے ہیں ۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے مکرم دوست مولوی حافظ محمد صدیق صاحب اس پر کافی روشنی ڈالیں گے تاکہ تمام طلبائے قدیم کو رائے دینے اور ہر طرح سے مدد پہنچانے کا موقع ملے ۔

(سید عبد الباری اسسٹنٹ سکرٹری محمدن لائبریری ملتان)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۳

(مورخہ ۱۶ ربیع الاول)

اس میں شک نہیں کہ آیہ کریمہ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا الخ میں بموجب ترکیب نحوی کے بظاہر سخت اشکال معلوم ہوتا ہے جس کو جناب ایڈیٹر صاحب نے صاف بھی کر دیا ہے جسکا جواب بچند وجوہ دیا جا سکتا ہے لیکن یہ قلیل البضاعت حسب قول وا قتدا باضعفہم تمام اقوال کو قلم انداز کر کے صرف چند قول جو نہایت مختصر اور سہل الی الفہم ومتبادر الی الذہن ہے لکھکر ہدیہ ناظرین کر کے دعائے خیر کا امیدوار رہا ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔

جب لفظ لا تشرکوا کے ان کو ناصبہ کہا جائیگا تو لا تشرکوا محل نصب میں ہوگا ساتھ علیکم کے معنے یہ ہوگا کہ آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ حرام کیا تمہارے رب نے، یہاں تک قطع کلام ہوگیا۔ بعد ازاں کہا گیا علیکم الا تشرکوا بہ شیئا معنے لازم پکڑو یہ کہ نہ شریک کرو تم ساتھ اللہ کے کسی چیز کو یا الا تشرکوا کو ماحرم سے بدل کہا جائے یا جر بتقدیر لام کہا جائے یعنی لئلا تشرکوا لیکن جس حالت الا تشرکوا کو ما احرام سے بدل کہا جائیگا۔ اُس حالت میں لا کو زائدہ ماننا ہوگا جیسا کہ لا زائدہ ہے بیچ آیہ ما منعک الا تسجد اذ امرتک اور لئلا یعلم کے۔ اور جب ان کو مفسرہ کہا جائیگا کما اختارہ صاحب الجلالین دجمل تو لا تشرکوا معنے میں ای لا تشرکوا کے ہوگا یعنی ماحرم میں جو کچھ ابہام یا احمال پایا جاتا تھا اُس کو ان مفسرہ نے تغیر کر دیا اور باقی مفعول کے معنے منقلب نہ ہونے کا یہ جواب ہے کہ جتنے وارد ہوئے اوامر ساتھ نواہی کے اور فعل تحریم انہیپر مقدم ہوا۔ اور شریک ہوئے اوامر اور نواہی داخل ہونے میں بیچے حکم تحریم کے معلوم ہوئی یہ بات کہ تحریم راجع ہے طرف اضداد اس کے۔ اور وہ اضداد اسائت الی الوالدین اور بخس الکیل اور ترک العدل فی القول وغیرہ ہے یعنی ان سبکو حرام کیا اور اوامر کے عطف میں بھی دو احتمال ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ اوامر یعنی اوفوا الکیل والمیزان وغیرہ نہیں ہے۔ معطوف اوپر مناہی کو جو قبل اُس کے ہے تاکہ لازم ہو کھینچنا تحریم کا اوپر اُسی مناہی کے بلکہ وہ معطوف ہے اتل ماحرم پر یعنی حکم کیا اُن لوگوں کو پہلے ساتھ ایک امر کے جو مترتب ہوا اوپر اس کے حکم مناہی کا پھر حکم کیا اُن لوگوں کو دوسری مرتبہ ساتھ چند اوامر کے۔ یہ معنی بہایت واضح ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ اوامر معطوف ہے اوپر مناہی کے اور داخل ہے نیچے ان تفسیریہ کے اور یہ حکم ہوگا اوپر تقدیر محذوف کے ایسا محذوف کہ ہوگا وہ تفسیر کرنے والا واسطے اُس کے اور واسطے اس منطوق کے جو قبل اس کے ہے جو دلالت کیا اوپر حذف اُس کے تقدیر عبارت ما امرکم بہ ہے پس حذف کیا اُس کو یعنی ما امرکم بہ کو واسطے دلالت کرنے ما حرم کے اوپر اس کے اس واسطے کہ نتیجے ما حرم ربکم علیکم کا ما نہاکم ربکم عنہ ہے۔ پس معنے یہ ہوئے تعالوا اتلو ما نہاکم ربکم عنہ وما امرکم بہ یعنے آؤ پڑھوں میں وہ چیز کہ منع کیا تمکو تمہارے رب نے اُس سے اور وہ چیز کہ حکم کیا تملوگوں کو ساتھ اُس کے۔ اور اس معنے میں کسی کا خلاف نہیں ہے هذا ما ظهر عندی من الکتاب واللہ تعالی اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

(حررہ محمد بشیر الدین دیناجپوری ارجھوگاؤں۔ مدرسہ پوسٹ ہمت آباد)

ایڈیٹر ۔ میعاد ختم ہونے سے مذاکرہ ہذا ختم۔ اس کے ساتھ ہی نمبرہ بھی ختم۔ نامہ نگاران اپنی تحریروں پر تاریخ قمری ضرور لکھا کریں تاکہ ترتیب دینے میں ان کے تقدم تاخر کا لحاظ رہا کرے ؛

گردشِ زمانہ

(از شیخ ہدایت اللہ صاحب سوہدرہ ضلع گجرانوالہ)

ابتدائے آفرینش سے ہی یہ قاعدہ چلا آتا ہے کہ جوں جوں زمانہ بدلتا جاتا ہے زمانے والوں کے خیال و افعال بھی بدلتے جاتے ہیں۔ ہندؤں کی قدیم کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑے بڑے رشی مہارشیوں نے دیوتاؤں کی نذر میں گائے بھینسوں کی قربانی کی۔[1] بعدہٗ اُن کے پیروؤں نے گائے کا ذبح کرنا تو الگ رہا ہر قسم کے جانور کا ماس کھانا بڑا پاپ تصور کیا جاتا ہے اور گذشتہ زمانے انسان وجہان کی قسمت کا فیصلہ ستاروں کے ہاتھ میں دیا اور ان کی گردش سے ہر ملک کے ہزارہا سال مستقبل کے زائچے بنا ڈالے مگر حال کے سائنس والوں نے زمین کی طرح انہیں بھی ایک مٹی کا ڈھیر تصور کیا جو کہ انسان کے مقدر سے الگ ہونے کے بجز اپنی ذات و مافیہا سے بھی بے خبر ہیں۔

جمشید، رستم، اسفندیار، سلیمانؑ، رامچندر، راون، راجہ اندر، امیر حمزہ وغیرہ نے برسوں دیو پریوں سے جنگ کی کبھی فتح پائی اور کبھی شکست۔ پریاں ان پر عاشق ہوئیں اور اپنے مشہور مسکن کوہ قاف میں لیگئیں ان کے ساتھ نکاح کیا۔ اولاد بھی پیدا ہوئی برسوں ان میں رہے روز اکھاڑا ہوا اور ان کا ناچ رنگ دیکھا گیا۔ دیوؤں نے رشک کھا کر انہیں زیر کرنا چاہا مگر زک پائی۔ غرضیکہ ان کی زندگی کے تعلقات اگرچہ انسانوں کے ساتھ تھے تو بہ دیو پریوں کے ساتھ۔ مگر حال کے سیاحوں، انجنیروں اور محققوں نے کوہ قاف کا چپہ چپہ کھوند مارا۔ بحر و بر کو بالشت بالشت چھان ڈالا لیکن نہ تو وہ خوب صورت رشک حور پرندہ ملا اور نہ وہ بدصورت دہشتناک حیوان۔ خدا جانے پریاں کر کیسے تیز پرواز پر لگے اور وہ اُڑ کر کون سے آسمان میں چلی گئیں۔ دیوؤں کو کیسے آہنی تو کدار پاؤں ملے اور وہ معہ کر کون سی زمین میں جا گھسے۔ محققین بھی جب تحقیق کرتے ہار گئے تو کہدیا کہ یہ قصے ہی سراسر لغو اور لچر ہیں۔ مگر جب (چوں نباشد چیز کہ مردم نگویند چیزہا) کے مقولہ کو دیکھا تو کہدیا کہ کوہ قاف کی خوب صورت عورتیں پریاں۔ اور حبش کے بدصورت آدمی دیو ہیں۔ مگر سابقہ دیو پریاں ایسے نابودی کے گڑھے میں گاڑ دیئے گئے گویا کہ ہما و سیمرغ کی طرح ان کا بھی محض نام ہی نام ہے در اصل کوئی مخلوق نہیں ہے۔

ستاروں کے سکونت پذیر دیوتاؤں نے جاپان ہند و چاہڈیا وغیرہ میں صدہا سال حکومت کی اور اپنی خود مختاری میں ان کے ساکنان کو غلہ، بارش، ہوا اور رزق وغیرہ دیا بعضوں سے خفا ہوئے تو ان کی روزی بند کر دی اور ملکوں کے ملک تباہ کر دیئے اور تیر اقبال بر فلک ہویدا ہوا۔ غرضیکہ ان دنوں میں سورج، چاند، مریخ، عطارد، زہرہ وغیرہ میں دیوی دیوتے جلوہ فرما کر تمام دنیا میں حکومت کرتے تھے جن سے تمام مخلوقات ترسان و لرزان تھی۔ مگر نہ معلوم اب وہ سڑکیں ٹوٹ گئیں یا وہ

[1] دیکھو تاریخ قدیم ہندوستان مصنفہ مسٹر دت (ایڈیٹر)

شاہراہ بند ہو گئے جن سے کہ دیوی دیوتے اس دنیا میں اترتے تھے اور فرماں روائی فرماتے تھے۔ یا کسی دیوی کی حمایت میں تمام دیوی دیوتے مقتول ہو کر ان اقوام کے ساتھ ہی مدفون ہو گئے۔ سورج چاند ستارے۔ بارش ہوا وغیرہ اسی طرح قائم ہیں۔ لیکن صدہا سال گزر گئے کوئی دیوی دیوتا اس دنیا میں نہ آیا اور محکوم مخلوق کو اپنی حاکمی نہیں جتلائی۔ جب بھی کوئی تکلیف ہوئی تو دنیا نے مدتوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھا کہ ابھی کوئی دیوی دیوتا آکر تسکین و تسلی دیگا لیکن جب صدہا سال تک ناکامی کا منہ دیکھا اور دیوتاؤں کی طرف سے چنیں خفتہ اند و الامعاملہ رہا تو کہنا پڑا کہ ان اقوام کی روایات غلط ہیں یا ان کے خیالات کمزور۔

افلاطون و ارسطو کا فلسفہ جس کے نیچے ایک دنیا سر خم کئے ہوئے تھی جو کچھ وہ کر گئے یہی کر گئے اور ان کا تجربہ بے نظیر تجربہ ہے جس کا خلاف نہ ہوگا جبتک کہ دنیا قائم رہیگی۔ لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ بجز چند امور کے ان کے تمام تجربے بے سود ثابت ہوئے جن کا ہونا اور نہ ہونا مساوی ہے۔

ان جیسے تجربات سے ثابت ہو گیا کہ یہ ایک ناممکن امر ہے کہ زمانہ گردش کرے اور زمانہ والوں کے خیالات گردش نہ کریں۔ لہذا یہ کہنا پڑیگا کہ کوئی سائنس سائنس نہیں ہے کوئی تجربہ تجربہ نہیں ہے اور کوئی قاعدہ ایسا قاعدہ نہیں ہے جس کے خلاف نہ ہو۔

علے ہذا القیاس زمانے کی اس لازمی گردش میں اسلام بھی چکرا رہا ہے۔ اس سفید دودھ سی ریشمی چادر پر جو دنیا کے بڑے بڑے فلاسفروں نے ہمیں لا کر دی تھی بہت سے دھبے لگ گئے ہیں لیکن خیال رہے کہ اسے اور چادروں کی طرح گبرون گاڑھے کے پیوند نہیں لگے محض کچے رنگ کے نشان ہیں جسے ہماری کوشش چادر کو دھو کر پھر اپنی صورت پر لا سکتی ہے لیکن اگر اسے اسی حالت پر چھوڑ دیا گیا تو اور چادروں کیطرح ایکدن اس کے بھی اندا خوبصورت ٹکڑے ٹکڑے اڑ جائینگے بقول سعدی ؎

سر چشمہ باید گرفتن بہ میل
چو پر شد نشاید گزشتن بہ پیل

انسان جب کسی برے یا بھلے کام کا عادی ہو جاتا ہے تو اس کا چھوڑنا انسان کو بہت محال معلوم ہوتا ہے۔ مگر جو امور کہ اس کو موروثی ملتے ہیں اور وہ ان پر عامل رہتا ہے تو وہ اس کے لئے بالکل فطرت ہی بنجاتے ہیں اور ان کا ترک کرنا مشکل کیا عموماً ناممکن ہو جاتا ہے اس کی روش خواہ کیسی ہو لیکن وہ اسے بہت بھلی معلوم ہوتی ہے وہ اپنی چال میں نکتہ چینی سے بہت کم کام لیتا ہے اور اگر لیتا ہے تو دل پر نہایت جبر کرتا ہے لہذا اسے بہت جلد عنان خیالات پھیرنی پڑتی ہے پھر جب اس طرف سے ناکامی کا منہ دیکھتا ہے تو دلی الجھن مٹانے کے لئے اپنی بدترین روش کے ثبوت میں نیک ترین دلائل کا متلاشی ہوتا ہے اور یہاں بالکل ضعیف دلائل بھی اس کو مطمئن کرنے کے لئے کافی و وافی ہوتے ہیں اور یہی ایک پورا باعث ہے جو کہ عموماً انسانوں کو چاہ ظلمت سے بالکل باہر تو کیا ایک انچ بھی مشکل سے سرکنے دیتا ہے اس کو وہ شخص جو اس کی روش کے خلاف ہو بہت برا معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہ اس کے اور اس کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے اسے اس کی نصیحت خواہ کتنی ہی نیک ہو بہت بری معلوم ہوتی ہے اور وہ اسی طرح ظلمات در ظلمات میں اپنی عمر کو تمام کر دیتا ہے اس شخص کو جو قرآن و احادیث اور مسلمانان حال کی روش پر نظر کریگا تو اسے ان کے مابین بہت پورا الفرقہ معلوم ہوگا اس کو معلوم ہوگا کہ مسلمان پنج مستقر سے بہت دور ہٹ گئے ہیں۔ اس کو معلوم ہوگا کہ بہت سے امور قبیحہ حسن بنا دئے گئے ہیں۔ اور بہت سے شرعی امور کو گناہ سمجھا گیا ہے۔ پھر سب طرہ یہ معلوم ہوگا کہ فاعل اپنے افعال پر باوجود سخت اختلاف کے کس قدر نازاں و مضبوط ہے۔

اگر یہاں اسلام کے ہر فرقہ کی روش الگ الگ بیان کر کے اثبات بھی دئے جاویں تو وہ ایک بہت بڑی ضخیم کتاب کی صورت اختیار کرے گی۔ لہذا یہاں ان اعمال کا ذکر کیا جاویگا جنہیں عوام مسلمان بڑے ذوق شوق سے ان کو ... شرعی سمجھکر عامل ہیں حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔

مسلمانوں کی اس تبدیلی میں بہت سا حصہ علمائے اسلام کا بھی ہے جس کی چند وجوہات ہیں۔ اول یہ کہ مروجہ امور عموماً علما کے نزدیک چنداں حارج نہ سمجھے گئے۔ دوم جنہوں نے سمجھا بھی انہیں بخوف بدنامی خلل انداز ہونا دشوار معلوم ہوا۔ سوم نیم ملاؤں نے اپنے الٹے تلٹے اڑانے کے لئے جہاں تک ہو سکا تمام امور جائز کر دکھلائے مگر اس میں وجہ اول کا میرے خیال میں زیادہ حصہ ہے۔

(باقی آئندہ)

سلسلۂ دنیا کی ازلیت کا ابطال

از جناب مولوی محمد انصاری صاحب مقام دیوریہ ضلع گورکھپور

اہلحدیث مورخہ ۵ فروری میں جناب مولوی صاحب کی ایک تحریر نکلی تھی جس کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اس میں آپ نے بڑی قابلیت سے اپنا دعوے ثابت کیا تھا مگر ایک مقام یعنی صفحہ ۵ کے نیچے حاشیہ پر میں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی تھی کہ دنیا اور سلسلۂ دنیا الگ الگ ہیں۔ آریہ دنیا کو ازلی نہیں کہتے سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں امید ہے مولوی صاحب آئندہ سلسلۂ دنیا کے ابطال پر قلم اٹھا دینگے۔

آج جو مضمون مولوی صاحب کا درج ہوتا ہے یہ اس نوٹ کی تعمیل ہے۔ یہاں تنبیہ کا اثر۔ امید ہے ناظرین اس مضمون کو غور سے پڑھینگے کیونکہ اس میں نقل کے علاوہ عقل کو بھی دخل ہے اس لئے یہ مضمون قابل غور ہے۔ (ایڈیٹر)

میرے مضمون کا عنوان تھا "سوامی دیانندجی کی فلاسفی" اس میں شک نہیں کہ سوامی جی نے سلسلۂ دنیا کے ساتھ دنیا کو بھی ازلی مانا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں کہ کہیں دنیا کا آغاز ہے

یا انہیں صاف یہ تحریر فرمایا ہے کہ نہیں (ستیارتھ صفحہ ۱۹۵) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نفس دنیا کی ازلیت کے بھی قائل ہیں جب ہی تو اس کے آغاز سے انکار ہے اگر آریہ دوست دنیا کو غیر ازلی اور صرف سلسلۂ دنیا کو ازلی کہتے ہیں تو ہمارے دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں تعجب ہے کہ سوامی جی نے اپنے مسلمہ اصول کے خلاف* دنیا اور اس کے سلسلہ کو بھی انادی مان لیا ہے۔ حالانکہ ستیارتھ کے صفحہ ۲۴۲ میں انادی پدارتھ (قدیمی اشیاء) سوامی جی نے صرف تین ہی شمار کئے ہیں۔ ایشور (خدا) جیو (روح) پرکرتی (مادہ عالم) ان تینوں کے علاوہ اگر سلسلۂ دنیا بھی قدیم مان لیا جاوے تو پھر تین ہی نہیں کہنا چاہئے بلکہ چار (پدارتھوں (پرمیشور۔ روح۔ مادہ اور سلسلۂ دنیا) کا ازلی ماننا لازم اور ضروری ہے۔

بہرحال سوامی جی اور ان کے فلاسفر چیلوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سلسلۂ دنیا قدیم، ازلی اور ہمیشہ سے ہے جس کی کوئی ابتدا نہیں۔ یعنی اس طرح نہیں کہ کسی وقت میں نہ تھا پھر ہو گیا۔ بلکہ جس طرح خدا کی ابتدا نہیں اسی طرح سلسلہ دنیا کی بھی ابتدا نہیں لیکن جبکہ دنیا کا حدوث اور اس کی غیر ازلیت آریہ دوستوں کو مسلم ہے تو اس کے مسلسل کی قدامت اور ازلیت کے بطلان میں ذرہ برابر بھی کسی انصاف پسند انسان کو شبہ نہیں ہو سکتا اور یقیناً ہمارے دوستوں کا یہ انوکھا اعتقاد عقلی و نقلی دونوں قسم کے دلائل سے مخدوش ہے جو حسب ذیل ہیں:۔

دلیل اول تو اخبار اہلحدیث مورخہ ۵ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ کالم ۴ کے نوٹ میں مندرج ہے۔ ناظرین اسکو وہاں سے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

دلیل دوم۔ سوامی جی نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ تمام ذروں سے ملکر بنی ہوئی دنیا پرواہ (دور وتسلسل) سے انادی ازلی ہے۔ (دیکھو کا صفحہ ۱۱)

اس پر بکمال ادب عرض ہے کہ یہ دور وتسلسل جس کے سوامی جی قائل ہیں دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول یہ دور وتسلسل پرمیشور کی جانب سے ہے یا خود بخود۔ غالباً بلکہ یقیناً ہمارے ذی علم آریہ دوست بھی دوسری صورت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ ہونگے کیونکہ اس صورت میں ایشور کی ضرورت ہی باقی نہیں رہجاتی ہے۔ پس چار ونا چار اول ہی صورت کو انہیں تسلیم کرنا پڑیگا یعنے بغیر اس اقرار کے انہیں چارہ نہیں کہ دور وتسلسل کا یہ سلسلہ ایشور ہی چلا رہا ہے۔ یہ بھی دو حالتوں سے خالی نہیں۔ اول ایشور اس کو اپنے علم و ارادہ سے چلا رہا ہے یا بتحریک غیر۔ بصورت دوم ایسی ذات میں پرمیشور ہونیکی صلاحیت ہی نہیں۔ اور بصورت اول یعنی اپنے علم و ارادہ سے ایسا کر رہا ہے اس کی بھی دو حالتیں ہیں یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے یا حادث بصورت ثانی ایسی ذات میں ایشور ہونے کی قابلیت ہی نہیں کیونکہ ازلی کی تمام صفات ازلی ہوتی ہیں (ستیارتھ صفحہ ۲۷۵) اور بصورت اول یعنی اس کا علم و ارادہ ازلی ہے۔ اور اس دور وتسلسل کے سلسلہ کو اپنے اسی ازلی علم اور ارادہ سے چلا رہا ہے اس لئے اس کا یہ فعل یعنی سلسلۂ دور وتسلسل کا چلانا اس کے ازلی علم و ارادہ کے بعد واقع ہوا۔ اور بعد کا واقع ہونا حدوث اور غیر ازلیت کی عین دلیل ہے اس لئے سلسلۂ دنیا کی بابت دور وتسلسل سراسر باطل ہے۔

تنبیہ۔ روح۔ مادہ۔ دنیا اور سلسلۂ دنیا کو قدیم اور ازلی ماننے پر سوامی جی اور آریہ دوستوں کو غالباً اس خیال خام نے مجبور کیا ہے کہ اگر یہ سب قدیم اور ازلی نہیں تو ان کے وجود سے پیشتر پرمیشور کس کا مالک۔ کس کا خالق۔ کس کا رازق اور کس کا حاکم تھا۔ کیا وہ اس وقت معطل اور بیکار تھا۔ یعنی جب پرمیشور قدیم اور اس کی صفات (مالک ہونا۔ خالق ہونا۔ روزی دینا اور حاکم ہونا وغیرہ) قدیم ہیں۔ اور بغیر مخلوق کی موجودگی کے صفات مندرجہ بالا کے ظاہر ہونے کیلئے کوئی جگہ و محل ممکن نہیں۔ اس لئے ان کو یہ کہنا ضرور ہوا کہ مادہ اور روح بھی ازلی ہیں اور تمام مخلوقات اور کائنات اور اس کے سلسلے بھی ازلی ہیں۔ (افسوس کہ آریہ دوستوں کو اقسام صفت کے نہ سمجھنے کے باعث دھوکا ہوا)

اس کے متعدد جوابات میرے رسالہ حدوث عالم کے اندر موجود ہیں۔ اس مختصر تحریر میں ہر ایک کی گنجائش نہیں لیکن بحسب مضمون مَا لَا یُدْرَكُ كُلُّهٗ لَا یُتْرَكُ كُلُّهٗ دو ایک یہاں بھی درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) آریہ دوستو۔ صفت کئی قسم کی ہوا کرتی ہے۔ ایک تو لوازم ذات ہے جس کو صفت ذاتی اور صفت حقیقی کہتے ہیں۔ یہ صفت موصوف کی ذات سے علیحدہ نہیں ہوتی بلکہ اس کا جدا ہونا از قبیل محالات ہے۔ دوسری صفت اضافی ہے۔ یہ صفت بھی ذات کی صفت کہلاتی ہے مگر کسی دوسری چیز کے لحاظ سے موصوف کی ذات سے اس کا علیحدہ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً سفید کاغذ کی ایک ذاتی صفت سفیدی ہے لیکن جب اس پر سیاہی لگائی جائیگی تو سفیدی کی عارضی صفت اس کی زائل ہو جائیگی اور دوسری عارضی صفت سیاہی کے ساتھ وہ موصوف ہو جائیگا یا مثلاً اگرچہ پرمیشور کی صفات خلاقی و رزاقی وغیرہ یقیناً ازلی و قدیم ہیں لیکن موجودہ سرشٹی (دنیا) یا موجودہ انسان و حیوان کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی و رزاقی کا لحوق اور اس کا اثر یقیناً حادث اور غیر قدیم ہے یعنی اس کا تعلق مخلوقات کے ساتھ ایک خاص وقت میں ہوا ہے جس کو وہی علیم کل جانتا ہے ایک بڑھئی ایک ایک لکڑی جوڑ کر ہفتہ بھر میں ایک صندوق تیار کرتا ہے لیکن ہر ایک لکڑی کے ساتھ اس کی صنعت کا تعلق ہفتہ بھر تک برابر نہیں رہتا۔ بلکہ ایک خاص وقت میں رہتا ہے اور دوسرے وقت اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ نہایت صحیح ہے کہ ہفتہ بھر سے وہ بنا رہا ہے لیکن اس ہفتہ بھر کے اجزا یعنی صبح۔ شام۔ دوپہر۔ دن گھنٹے۔ منٹ اور سیکنڈ وغیرہ تو علیحدہ ہی علیحدہ ہیں۔ ہر ایک لکڑی اور اس کا پشت و رو۔ بالائے و زیریں ہر ایک حصہ اور ایچ ایچ اپنی اپنی صنعت وجود بذیر ہو ہیں علیحدہ

* ستیارتھ کے صفحہ ۲۰۰ میں اکاش یعنی آسمان کو بھی ازلی مانا ہے اور یجر وید بھومکا کے صفحہ ۱۲ میں اکاش یعنے آسمان کو مخلوق تسلیم کیا ہے۔

شادی بیوگان اور نیوگ آریہ (۲۵)

علیحدہ وقت رکھتا ہے جو اسی ایک ہفتہ میں سے تقسیم ہوکر بحصہ رسدی تقریباً برابر وقت کا ہر ایک لکڑی اور اس کے حصے اور انچ انچ کو پہنچیگا۔ نہ کہ ہر ایک لکڑی اور اس کے حصوں کے ساتھ ہفتہ بھر کا تعلق ہو بلکہ انہی لکڑیوں کے حصوں کا وقت یکے بعد دیگرے قائم مقام ہوتا ہوا ہفتہ بھر تک منتہی ہوتا ہے اسیطرح اگر ہم مان لیں کہ پرمیشور دنیا کو برابر بناتا اور بگاڑتا رہتا ہے تب بھی یہ نہیں کہ دنیا کے ہر ایک جزو کے ساتھ اس کی قدرت کا تعلق اور اس کی طاقت کا لحوق زمانہ ازلی سے وابستہ ہے۔ مثلاً ملہمان وید اور سوامی دیانند جی دونوں کی پیدائشوں کے ساتھ پرمیشور کی صفت خلاقی کا لحوق ہے لیکن اول الذکر کے ساتھ جب صفت خلاقی کا لحوق ہوا ہے تو حسب بیان سوامی جی اس وقت تک اس کو ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ ترپن ہزار [illegible] برسوں کا زمانہ گزرا۔ اور موخر الذکر کے ساتھ جب اس صفت خلاقی کا لحوق ہوا تو اس کو صرف ۸۹ برس کا زمانہ گزرا ہے۔

اسی طرح صفات بالقوہ اور صفات بالفعل کے درمیان فرق نہ سمجھنے کے باعث سوامی جی اور ہمارے آریہ دوست دھوکے میں پڑ کر تثلیث اور تربیع کے قائل ہو گئے اور پرمیشور کو دنیا پیدا کرنے کیلئے روح اور مادہ کا محتاج بھی انہیں قرار دینا پڑا کہ اگر یہ دونوں (معاذ اللہ) موجود نہ ہوتے تو وہ کائنات پیدا کرنے سے مجبور رہتا (ستیارتھ صفحہ ۲۸۲)

اس میں شک نہیں کہ ایشور کی تمام صفات ازلی ہیں لیکن ان کے آثار بالقوہ ہیں۔ مثلاً ایشور کی صفات خالقیت اور رزاقیت جو سوامی جی یا پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ متعلق ہیں یہ بھی آخر اسی ازلی صفت کے آثار ہیں حالانکہ یہ دونوں حادث اور غیر ازلی ہیں۔ اس مثال سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ایشور کی ازلی صفات کے آثار کو ازلی ماننا درست نہیں۔ جس طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے سوامی جی کے ساتھ اس کی ازلی صفات خالقیت اور رزاقیت کا لحوق ایک خاص وقت میں ہوا اور اس کی ازلی صفت میں کسی قسم کی خرابی واقع نہیں ہوئی۔ اسی طرح باوجود ازلی صفات رکھنے کے بھی دنیا پیدا کرنے کی صفت کا ظہور اور اثر بھی ایک خاص وقت میں ہو تو کونسی خرابی لازم آسکتی ہے۔ اگر باوجود صفت خلق کے ساتھ موصوف ہونے کے بھی وہ پیدا نہ کرتا تو یہ کہنے کا کسی قدر موقع تھا کہ وہ معطل اور بیکار رہا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ اس صفت خاص کا ظہور اس وقت ہوا جب اس کا ارادہ مقتضی ہوا۔

(باقی دارد)

ایک نہایت مفید قومی تجویز

ایڈیٹر صاحب السلام علیکم۔ ۲؍اپریل کے اخبار اہلحدیث میں ایک مضمون اوپر کی سرخی لئے ہوئے میری نظر سے گزرا۔ محرک نے اس کار خیر کا افتتاح کانفرنس کے سالانہ جلسہ میں کیا جانا غالباً اسی خیال سے تجویز کیا ہوگا کہ اس کی تکمیل کے لئے فوری کارروائی کیجاوے۔ مجلس شوریٰ کی تجویز سے اخبار اہلحدیث کے ذریعہ آئندہ جلسہ سے پیشتر اگر اس کا وقوع میں آنا ممکن ہو (اور کیوں ممکن نہو) تو میری رائے ناقص میں جملہ احباب اہلحدیث اس پر توجہ فرماویں اور بغیر مزید تاخیر کے کام کا ایک ڈھانچہ کھڑا کر دیں۔ تاکہ آئندہ جلسہ بنارس میں بھی بجائے افتتاحی تجویز پیش کرنے کے اس کی توسیع کے وسائل سوچیں۔

ایک حصہ کی قیمت [illegible] یا [illegible] روپے کی بجائے [illegible] روپیہ مقرر کرنا غربا کو شمولیت سے مستفیض کرنے کی غرض سے میرے خیال میں بھی انسب ہوگا۔

میں فی الحال [illegible] روپے یکمشت دینے کو تیار ہوں اور [illegible] روپیہ ماہوار کا وعدہ کرتا ہوں جبتک کمپنی بطریقہ احسن اپنے فرائض انجام دیتی رہے یا جب تک خانگی ضروریات مجھے اجازت دیں۔

(عبد العزیز کلرک دفتر اکونٹنٹ جنرل پنجاب لاہور خریدار اخبار اہلحدیث)

ایک تاریخی سوال

جناب من السلام علیکم۔

حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر مصر سے چلے اور تمامی ہمراہیان کے ساتھ صحیح و سالم دریا کو عبور کر گئے۔ اور فرعون تمام اپنی فوج و لشکر کے ساتھ اس میں ڈوب مرا۔

اب سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ بحر سے جو اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ الخ میں مذکور ہے کون دریا (آیا دریائے نیل یا بحر احمر جس کو قلزم کہتے ہیں) مراد ہے۔ اور کس جگہ اور کس موقع سے اس دریا کے گزرے تھے وہ کون جگہ اور ملک تھا۔ اور کس مقام پر اترے وہ کون جگہ اور اس ملک کا نام کیا تھا؟

بعض معمولی خطبوں اور قصص الانبیاء اردو ترجمہ ابن خلدون اردو و ترجمہ کامل ابن اثیر جزری و بوستان کے ایک شعر

گلستاں کند آتش بر خلیل
گروہے بر آتش برد ز آب نیل

سے دریائے نیل معلوم ہوتا ہے۔ اور تفسیر حسینی اور حال کی ایک کتاب اردو تاریخ کی خیر الکلام فی احوال العرب والاسلام و تفسیر قرآن مصنفہ سید احمد خان وغیرہ سے بحر قلزم معلوم ہوتا ہے۔

اصل کتاب ابن خلدون و کامل سے بتائے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اور دیگر علمائے مفسرین و مورخین محققین متقدمین خصوصاً امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں وغیرہ آن کے کیا تحقیق کرتے ہیں اور آپ کے نزدیک کون امر محقق ہے از تفصیل شدہ تحریر فرماویں۔

(حکیم وحید الحق ریاست بختیار پور کمنا بازار ضلع مونگیر)

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قابل دید ہے۔
قیمت صرف ۳ م (منیجر)

کیا یہ بہتان ہے یا صحیح ہے

مکرمی و معظمی جناب مولانا و بالفضل اولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مدظلہ العالی۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ واضح ہو کہ یہاں شہر مدراس محلہ بڑمیٹ میں عرصہ ۱۵-۲۰ روز سے ایک کٹ ملا تشریف فرما ہوئے ہیں جن کا نام نامی سید محمد کوئی چشتی نظامی دہلوی ہے صاحب موصوف کا وعظ محلہ بڑمیٹ اور دوسرے محلوں میں بھی ہوا جسکے اشتہار وعظ میں ایسے ایسے الفاظ جوڑے گویا کوئی علامۂ دہر ہیں۔ مگر اتفاق سے وعظ پر میں بھی گیا تو تقریر کیا تھی شرک و ضلالت سے پر تھی ہر ایک بدعت پر خوب قصے کہانیوں پر دلیل پکڑی غیر اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں دوسرے محلوں میں جب وعظ ہوا نواب سید محمد صدیق حسن خان کے اوپر ایسی افترا پردازی کیگئی کہ تحریر کرنیکو قلم خود رکتا ہے اور یہ بھی کہا کہ نوابصاحب کی کل تصنیفات چھپائے رکھی تھیں۔ جب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی اور مولوی عبدالحق صاحب دہلوی کا انتقال ہوا بعد ازاں چھپکر شائع ہوئے۔ مولانا یہ کیسا سفید جھوٹ ہے دیکھئے۔ اور اس نیلے آدمی نے یہ بھی کہدیا کہ جب عبدالوہاب نجدی کے مرید بنکر پہلے وہابی تھے تو علماء نے لاٹھی ہاتھ میں لیکر ہانکے تو جھٹ سے محمدی کہنے لگے۔ اس سے بھی ہانکا تو عامل بالحدیث ہوگئے جب اس سے بھی ہانکا تو اب آدھے یا پاؤ شافعی ہوگئے ہیں اور کہتا ہے کہ پنجاب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اوپر ایک قضیہ عدالت میں چلایا گیا تو وہیں مولوی ثناء اللہ صاحب نے جاکر کہا میں شافعیؒ کی تقلید کرتا ہوں اور میں شافعی ہوں کرکے قسم کھائی نعوذ باللہ من ذلک مولانا آپ خاکسار کے مضمون کو ملاحظہ فرماتے ہوئے اس کٹ ملا کاذب کی خوب تردید کردکھائیے اور احمد مالوی کو آپ جانتے ہیں کون سے ملک میں رہے اس کی ساری قلعی کھول کر دکھلا دیجئے اور اس مضمون کو آپکے اخبار گہر بار پیارے اہلحدیث میں مدرج فرماکر ہم سبکو مشکور فرما دیجئے۔

(ادالاجاء محمد عبدالسلام تمہر مکان ۶ گسر پیاپٹی کی گلی۔ بڑمیٹ مدراس)

ایڈیٹر۔ ان جیسے لوگوں کو علم تو ہوتا نہیں کہ علم کی بات کہیں۔ جبہ عمامہ باندھا اور لگے ادھر اُدھر کی ہانکنے۔ بھلا کہاں عبدالوہاب نجدی جس کو خود فقہ کی معتبر کتاب شامی میں حنبلی مذہب کا مقلد لکھا ہے اور کہاں اہلحدیث جو کسی کی تقلید نہیں کرتے کہاں مقدمہ چلا اور کہاں شافعی بنکر چھوٹے۔ یہ سب فضول باتیں اور محض پیٹ پالنے کے دھندے ہیں خدا سے دعا ہے ایسے لوگوں کو اتنا رزق فراخ دے کہ ان کو وعظ گوئی کی ضرورت نہ پڑے۔

علمائے مدراس کو پچاس روپے انعام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر۔ مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپکر ممنون فرماویں

اگر کوئی مدراسی حنفی عالم قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب سے عید میلاد، مولوی ثناء اللہ کے روبرو ثابت کردیں تو میں اس شخص کو ۵۰ روپے انعام دینے کا وعدہ کرتا ہوں یا ذیل کے مدراسی صاحبوں سے کوئی ایک صاحب ثابت کردیں۔ نہیں تو انجمن عید المیلاد مدراس کا دعوے غلط۔

(۱) نواب رؤف احمد خان بہادر۔
(۲) حکیم الحاج محمد عبدالعزیز صاحب بہادر۔
(۳) مولانا عبدالسبحان صاحب بہادر۔
(۴) نواب محمد منور صاحب بہادر۔
(۵) محمد عبدالمجید صاحب شرر۔
(۶) سید محمد عبدالقادر صاحب مالک و ایڈیٹر مخبر دکن
(۷) الحاج خطیب قادر بادشاہ۔
(۸) مولوی الحاج صفی الدین محمد صاحب۔
(۹) نواب محمد عبدالقادر صاحب۔
(۱۰) مولوی محمد عبدالرحمن صاحب شاطر۔
(۱۱) شمس العلماء الحاج غلام رسول صاحب۔
(۱۲) مولانا نواب تجمل حسین خان بہادر ایمان۔
(۱۳) خان بہادر مولوی غلام محمد صاحب مہاجر
(۱۴) نواب محمد عظیم الدین صاحب۔
(۱۵) مولوی محمد غوث صاحب۔
(۱۶) شفاء الملک حکیم زین العابدین صاحب بی اے۔
(۱۷) یعقوب حسن سیٹھ۔
(۱۸) محمد عبداللطیف صاحب مالک جریدہ روزگار
(۱۹) محمد اعظم حسین خان بہادر۔
(۲۰) سید محمد قاسم صاحب دی آنریری سکرٹری اردو سوسائٹی۔
(۲۱) ساہوکار سعد اللہ بادشاہ صاحب۔
(۲۲) شمس العلماء قاضی عبیداللہ صاحب۔
(۲۳) حضور پرنس آف ارکاٹ بہادر۔ ایمجلی
(۲۴) مولوی حاجی سید فخر الدین صاحب فخری۔

مولانا اہلحدیث ہیں لیکن عید میلاد میں نہایت کوشش سے چندہ دیتے ہیں اس لئے آپ سے بھی عید میلاد کا ثبوت مانگتا ہوں۔

(۲۵) نواب میر اسد علیخان بہادر۔
(۲۶) رحمان شریف صاحب محلہ بڑمیٹ۔
(۲۷) برہان الدین صاحب مدرس ترملگری۔
(۲۸) جین جیلانی صاحب۔

جب تک قرآن و حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب میں مجالس میلاد کا ثبوت نہ ہو اس قسم کے کام اور اخراجات سب گناہ اور خدا تعالیٰ کے ہاں ناپسند ہیں۔ قرآن شریف میں ہے:-

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ

(یعنی فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں)

(محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم شریف اہلحدیث امرتسر خریدار ۱۵۸۳)

مناظرہ نگینہ

مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں اپریل سے ہوا تھا قیمت ۴ر

(منیجر)

فتاویٰ

س نمبر ۱۴۲ - عورت و مرد نماز پڑھنے میں یکساں و برابر ہیں یا کچھ فرق ہے۔ جو حکم قرآن و حدیث شریف کا اس مسئلہ میں ہو وہ تحریر فرماویں (فخ الدین امام مسجد چک نمبر ۱۰۲ بڑھیوالہ ضلع لائلپور خریدار اخبار نمبر ۳۲۴۹)

ج نمبر ۱۴۲ - عورت مرد کی اصل نماز میں کوئی فرق نہیں پردہ داری کا فرق ہے۔ با جماعت میں عورتوں کو پیچھے کھڑا ہونے کا حکم ہے۔ یا عورتوں کا امام بھولے تو بجائے سبحان اللہ کہنے تالی بجائیں اور فرق جو بتلایا جاتا ہے کسی آیت یا حدیث میں ثبوت نہیں۔ اللہ اعلم (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۳ - زید ایک شخص محمدی (اہلحدیث) ہونے پر پرہیز گاری یعنے نماز روزہ کا پابند ہے۔ اور اپنی بیوی کو لباس کرتہ و پاجامہ پہناتا ہے اور لہنگا بھی جس کو بطور تہ بند کہتا ہے۔ اور ازار بند کمر میں باندھنے کو رکھتا ہے اور آگے کا پردہ ستر چھپانے کی غرض سے سلار رکھتا ہے تو ایسی حالت میں اُس سے سلام و کلام و مصافحہ و ہدیہ قبول کرنا عند الشرع شریف جائز ہے یا نہیں (محمد عبید اللہ خان ٹھیکہ دار از بلرام پور ضلع گونڈہ)

ج نمبر ۱۴۳ - اگر کوئی امر خلاف شرع اس میں نہیں تو ایسا شخص قابل سلام و کلام ہے۔

س نمبر ۱۴۴ - اہلحدیث اکثر خلف الامام نماز میں آیتوں کا جواب دیتے ہیں۔ مثلاً امام نے سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى پڑھا تو مقتدی سبحان ربی الاعلے۔ یا جب امام پہنچے أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پر تو مقتدی کہے بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ تو اکثر علماء روکتے ہیں اور اکثر منع کرتے ہیں۔ اس کی بابت جناب کا کیا مسلک ہے اور آیتوں کا جواب دینا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یا نہیں۔ (محمد عبید اللہ خان اہلحدیث)

ج نمبر ۱۴۴ - حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ جو کوئی أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ پڑھے وہ جواب دے مگر علماء نے باقی سوالات کو بھی اسی پر قیاس کر کے اجازت دی ہے کہ جیسے جنوں نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ کے جواب میں لا بشیئ من نعمك ربنا نکذب فلك الحمد کہا تھا۔ اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا تھا (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۵ - ایک شخص کے پاس بیسیوں بلکہ ہزاروں مٹکے پانی کے بھرے ہوئے ہیں اور وہ صاحب پیاسوں کو پانی نہیں پلاتے۔ اُن کیواسطے شرع شریف میں کیا حکم ہے؟ (خاکسار کرم الٰہی ناگی از کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ خریدار ۹۶۱)

ج نمبر ۱۴۵ - اُس کو ضرورت سے زیادہ ہے اور پھر وہ نہیں پینے دیتا تو اس آیت کے نیچے آئیگا۔ يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔ (ار داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۴۶ - ایک شخص بدعتی مشرک نے مسجد یا مکان میں بتاریخ ۱۱ لغایت ۳۰ ربیع الثانی کے کسی دن کھانا پکایا اور زید کو دعوت دینے بھیجا کہ فلاں وقت کھانا نذر اللہ ہے آپ کھانا کھانے تشریف لاویں۔ بکر نے دعوت کو منظور کیا۔ چند منٹ کے بعد خالد آیا اور بکر سے بولا کہ جو کھانا پکایا گیا ہے اور دعوت دی گئی ہے وہ کھانا حضرت پیران پیر کی گیارھویں کا ہے۔ نذر اللہ نام فرضی مشہور کیا ہی کیونکہ انہی ایام میں گیارھویں کی جاتی ہے تو ایسی دعوت جس کا حال شروع میں معلوم نہ ہوا ہو دعوت قبول کرنے کے بعد معلوم ہو۔ بکر کو وہ کھانا کھانا خالد کے کہنے سے درست ہے یا نہیں۔

(عبد العزیز بگھیرہ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۶ - نذر لغیر اللہ کسی کے کہنے سے بھی نہیں کھانی چاہیے۔ کیونکہ وہ بحکم مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ حرام ہے۔

س نمبر ۱۴۷ - ایک آدمی موحد ہے پنجوقتہ نماز پڑھتا ہے مگر ہنود کے تیوہار دسہرہ، دیوالی ہولی وغیرہ وغیرہ میں کھانے کی دعوت آتی ہے تو قبول کر کے اُن کے ہاں کھاتا ہے اور دلیل میں اخبار اہل حدیث کا فتویٰ پیش کرتا ہے۔ تیجا، چہلم محرم، بدعت کی شادی وغیرہ وغیرہ کی دعوت منظور کر کے کھانا کھاتا ہے۔ ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ دلیل طلب کرو تو کہتا ہے کہ کیا قباحت ہے

(آپکا خادم عبد العزیز بگھیرہ ضلع ناگپور)

ج نمبر ۱۴۷ - کفار کی رسومات اور تہواروں میں شریک ہونا گناہ ہے کسی ایسی دعوت کا کھانا جو غیر اللہ کی نذر و نیاز نہ ہو جائز ہے مگر اُن کی رسومات اور تہوارات کے دنوں میں اُن سے شریک ہونا گناہ ہے کیونکہ یہ اُن کے مذہبی کام ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی دعوتوں میں جو خلاف سنت ہیں (تیجا، چوتھا، چالیسواں) شریک ہونا بھی جائز نہیں تاکہ یہ رسومات بند ہو جاویں۔

س نمبر ۱۴۸ - امام مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہا تھا گو اُس نے ایک رکعت نماز ادا کی۔ اتنے میں مسجد کے باہر امام کے چار بھائیوں میں سخت جھگڑا اگر رہتے کہ مار پیٹ ہونے لگی جس میں دو بھائی ایکطرف اور دو بھائی ایک جانب تھے۔ غرض امام اپنی فرض نماز توڑ کر جھگڑے میں شامل ہوا۔ اب جماعت میں اختلاف آیا ہے۔ کوئی کہتا ہے ہم ایسے امام کے پیچھے اقتدا نہیں کرینگے کیونکہ اس نے بہت بیجا حرکت کی۔ بعدہٗ امام سے پوچھا گیا تم نے کیوں ایسا فعل کیا تو وہ یوں گویا ہوئے کہ مجھکو میرے بھائی کے مارے جانیکا خوف تھا جسکی وجہ سے میں نے یہ فعل کیا۔ اب ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں یا ایسا شخص قابل امامت ہے یا نہیں۔

(محمد ظہیر الدین از پرلاکھمنڈی ضلع گنجام خریدار نمبر ۵۶۷)

ج نمبر ۱۴۸ - صورت مرقومہ میں نماز چھوڑ دینے کیمتعلق کوئی روایت مجھے یاد نہیں۔ البتہ آنحضرتؐ کی عادت شریفہ تھی کہ نماز میں کسی بچے کے رونیکی آواز سنتے تو نماز کو خفیف (چھوٹی) کر دیتے تاکہ اس عورت کو بچے کی وجہ سے تکلیف نہو اسپر قیاس کر کے امام مذکور نے اپنا خشوع خضوع بچانا چاہکر نماز چھوڑ دی تو امامت کی قابلیت سے خارج نہیں ہوگا والعلم عند اللہ۔

(۲؍ داخل غریب فنڈ)

متفرق نوٹ

آریہ مصنفوں کو سزائے قید پٹیالہ میں جو مقدمہ آریہ مصنفوں پر سکھوں کیطرف سے دائر تھا اس میں دونوں کو ایک ایک سال قید کی سزا ہوئی۔ سزا بجا ہوئی یا بیجا۔ اس کے متعلق غور کرنا چیف کورٹ کا کام ہے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ آریہ سماج نے اپنے ان ملزم بھائیوں کی حمایت میں جو زور وقت اور روپیہ لگایا ہے قابل تعریف کام ہے رہا یہ کہ ملزم بری ہوئے یہ دوسری بات ہے ؎

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا۔

ہمکو آریہ سماج سے اس مصیبت میں ہمدردی ہے۔

انجمن اخوان الصفا کے ممبروں کی تعداد بڑھانے میں ممبران کی طرف سے سستی ہو رہی ہے آج تک کل تعداد درج رجسٹر ۲۵ ہے۔

تصحیح مولوی فخر الحسن صاحب (ٹانڈہ ضلع فیض آباد) نے اطلاع دی ہے کہ میرا داخلہ عدم رکھئے۔ اس حساب سے لقایا بھیجے ۲۰ کے ٹکٹ ڈاک منگائے گئے باقی لقمہ ؍ بغرض اخراجات جمع ہیں۔ گزشتہ پرچہ میں آخری ممبر کا نام میاں علیجان صاحب لکھا گیا ہے۔ اصل نام میاں جی علی شیر صاحب ہے۔ حسب قاعدہ ممبران اپنی فہرستوں میں کل ممبروں کے نام درج کرلیا کریں تاکہ وقت پر ان کو تعارف ہے۔

اہلحدیث کمپنی کی تجویز کی بابت خلیفہ ابراہیم صاحب پٹیالوی جو ایک پرانے سرگرم آزمودہ بزرگ ہیں تحریر فرماتے ہیں:۔

پرچہ ۲؍ اپریل میں جو تجویز تحریر فرمائی ہے کہ کمپنی اہلحدیث قائم کیجاوے نہایت ہی بہتر ہے اگر اس کی طرف برادران اہلحدیث توجہ فرمائینگے تو دین دنیا کا فائدہ ہے اور کانفرنس کے لئے ایک قائمی کی صورت ہے۔ کیونکہ بروقت جلسہ سالانہ جو چندہ ہوتا ہے اس سے کیا کام چل سکتا ہے جس طرح ہو سکے اس کا انتظام جلد ہونا ضروری ہے۔ میں بھی ایکصد روپیہ آپ کے حوالہ کرونگا۔ زندگی کا بھروسہ ہی نہیں جہاں تک ممکن ہو جلدی کرو۔

(نیاز مند محمد ابراہیم پٹیالوی)

ندوۃ العلماء کے دفتر سے بدستخطی جناب مولوی عبدالحی صاحب قائم مقام ناظم ایک خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ ارکان ندوۃ العلماء اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ میں جو اختلاف تھا وہ رفع ہوگیا اب سب مل کر ندوہ کو ترقی دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ کے قابل اور گرمجوش سکرٹری جناب نواب علی حسن خان صاحب نے نہ پبلک کو نہ انجمن کے ارکان کو تا حال مفصل کیفیت سے مطلع کیا۔ دیکھئے یہ خاموشی کب تک۔

تلاش روزگار میں روزگار کی وجہ سے پریشان ہوں۔ کسی صاحب کو میری خدمات کی ضرورت ہو تو مطلع فرماویں۔ قرآن شریف حفظ اور اردو پڑھا سکتا ہوں۔ مولوی عبیدالرحمن صاحب سفیر کانفرنس اور مولوی عبدالغنی صاحب جودھپوری میرے حال سے بخوبی واقف ہیں (خاکسار حافظ الٰہی بخش موضع پیلی۔ ڈاکخانہ کانٹھ ضلع مراد آباد)

حب و بغض حب و بغض کے علم کی بابت جو مشہور ہے کہ یہ دو علم یا عمل ہیں کیا یہ صحیح ہے؟ اور اس کے کرنے والے آج کل بھی ہیں۔ واقف حال صاحبان مطلع فرماویں۔ (خدا داد از دہلی چتلی قبر)

یاد رفتگان میرے عزیز مولوی محمد عبیداللہ صاحب مدرس پٹیالہ کا بعارضہ طاعون انتقال ہوگیا ہے ایک لڑکا ۸ سالہ اور دو دختر چھوڑیں اللہ کافی۔

(خاکسار محمد حسین سوداگر کوچہ دہلی زینت محل)

میرے جد امجد ملک امام الدین صاحب وفات پاگئے

(ہدایت اللہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ پڑھیں اور دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ۔

تاریخ وفات میرے مکرم مولوی غلام رسول صاحب (جن کی وفات کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۹؍ اپریل ۱۵ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۳۳ھ میں ہو چکا ہے) اُن کی تاریخ وفات چاہیے شعرائے اہلحدیث مہربانی کرکے تکلیف فرماویں (سائل محمد مہر الدین خریدار اخبار اہلحدیث امرتسر)

سفر حج کی بابت احباب دریافت کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی رکاوٹ تو نہیں جہاں تک ہمیں معلوم ہے گورنمنٹ نے کوئی ممانعت نہیں فرمائی اور غالباً نہ فرماویگی کیونکہ گورنمنٹ ازراہ مہربانی پہلے ہی اعلان کرچکی ہے کہ موجودہ جنگ میں مقامات مقدسہ مسلمانان محفوظ رہینگے۔ تاہم اس کی آسان صورت یہ ہے کہ عازم حج اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے حسب قانون پروانہ راہداری طلب کریں صاحب ڈپٹی کمشنر اصل حال سے اطلاع کر دینگے۔

دعاء صحت جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمرپوری مقیم دہلی کشن گنج چند روز سے سخت علیل ہیں۔ ناظرین بخلوص قلب سے دعا کریں خدا مولینا موصوف کو صحت عاجلہ بخشے۔ مولانا اہل حدیث میں ایک جامع سلیم الطبع عالم ہیں شفاہ اللہ شفاء عاجلا۔

پتہ خطوط جو صاحب منشی عبدالکبیر خان (سابق دھرم ویر) کے ساتھ کسی معاملہ میں خط و کتابت کرنا چاہیں وہ ہمارے پتہ سے کریں (مینیجر کوٹھی حاجی کرم الٰہی نور الٰہی سوداگران حبت شہر دہلی)

حساب دوستان مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے۔ ۱۴؍ مئی کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ خدانخواستہ کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو بواپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی کے واپس آنے سے دفتر کا ناحق نقصان نہ ہو۔ افسوس ہے بعض احباب باوجود اطلاع ہونے کے انکاری اطلاع نہیں دیتے اور وی پی واپس کرکے نقصان پہنچاتے ہیں ؎

دوستی با نابکاراں غدار

۸۷ + ۱۲۳ + ۲۶۰ + ۳۳۰ + ۳۸۵ + ۵۸۷ +
۷۵۷ + ۹۶۱ + ۱۱۵۶ + ۱۱۶۸ + ۱۱۷۱ + ۱۲۱۷ + ۱۲۳۷
۱۴۳۹ + ۱۴۶۹ + ۱۵۰۱ + ۱۵۲۳ + ۱۶۵۳ + ۱۶۵۵ +
۱۶۶۲ + ۱۶۶۳ + ۱۶۹۵ + ۱۸۰۷ + ۱۹۴۷ + ۱۹۵۳ +
۱۹۵۴ + ۲۰۹۴ + ۲۱۱۸ + ۲۱۲۸ + ۲۲۸۱ + ۲۲۹۶ + نمبر

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ میں از فتوے عمر۔ سابقہ عہ مولوی ابو الحسن بجت خرد سائل (عہ) ایک اخبار بنام سائل موصوف جاری کیا گیا۔ باقی رہا عمر

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۹ سے ۲۵ اپریل تک ہندوستان میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

تین جرمن ہوائی جہازوں نے لیسٹاف اور مالڈن (انگلستان) پر بم گرائے جن سے ایک لکڑیوں کے گودام میں آگ لگ گئی۔ اور چند مکانوں کو نقصان پہنچا۔

جرمن ہوا بازوں نے سوئٹزرلینڈ کے علاقہ میں پھر بم گرائے جس پر گورنمنٹ سوئٹزرلینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا ہے۔

ایک امریکن نامہ نگار نے انگریزی اور جرمن ہوائی جہازوں کی لڑائی دیکھکر انگریزی فوقیت کو تسلیم کیا ہے۔ انگریزی ہوائی جہاز نے ۱½ گھنٹہ کی جنگ کے بعد جرمن ہوائی جہاز کو گرا کر جرمن ہوا بازوں کو ہلاک کر دیا۔

ترکی ہوائی جہازوں نے دردانیال کے حملہ آور انگریزی بیڑے پر بم گرائے لیکن ان کا نشانہ خطا گیا انگریزی ہوائی جہازوں کے تعاقب کرنے پر وہ بچکر نکل گئے۔

تین انگریزی ہوائی جہازوں نے نہر سویز سے اڈکر العریش تک گرداوری کی اور جزیرہ نمائے سینا میں ترکی کیمپ پر بم گرائے۔

فرانسیسی فوج نے ایک جرمن ہوائی جہاز کو تباہ کر دیا

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن سٹیشن پر بم گرا کر سوگنر ریلوے لائن تباہ کر دی۔

انگریزی توپخانوں نے دو جرمن ہوائی جہاز نیچے گرا لئے۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے ایک ولندیزی اور ایک یونانی تجارتی جہاز کو غرق کر دیا۔

گورنمنٹ ہالینڈ نے جرمنی پر اعتراض کیا تو گورنمنٹ جرمنی نے معذرت کی اور لکھا کہ آبدوز کشتی کے کمانڈر سے جواب طلب کیا جائیگا اور اعتراض صحیح ہونے کی صورت میں نقصان کا معاوضہ دیدیا جائیگا۔

دردانیال میں انگریزی آبدوز کشتی "ای ۱۵" کنارے پر چڑھ گئی ترکوں نے اُس کے تمام عملہ کو گرفتار کر لیا۔

اس خیال سے کہ کہیں ترک اس کشتی کو اپنے کام میں نہ لا سکیں انگریزی بیڑے نے خود ہی تارپیڈو پھینک کر اسکو تباہ کر دیا۔

ایک ترکی تباہ کن کشتی انگریزی بیڑے کی نظر بچا کر خلیج سمرنا سے نکل گئی۔ اور اس نے ایک انگریزی جہاز بار برداری پر تین تارپیڈو پھینکے جو اُس کو نہ لگے۔

لیکن جہاز کی کشتیاں اُلٹ جانے کی وجہ سے ۲۴ شخص غرق ہو گئے اور ۲۷ گم ہیں۔

اسپر ایک انگریزی جنگی جہاز چند تارپیڈو کشتیاں لیکر اس کے تعاقب میں نکلا۔ ترکی تباہ کن کشتی یونانی علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی یونانیوں نے اُس کے عملہ کو نظر بند کر لیا۔

بصرہ کے قریب مقام زبیر پر جو ترکی اور انگریزی فوجوں میں سخت جنگ ہوئی۔ اس میں انگریزی فوج کو سات سو آدمیوں کا نقصان ہوا۔

انگریزی کمانڈر کا تخمینہ ہے کہ ترکوں کا دو ہزار پانچسو کا نقصان ہوا۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ۶۰ لاکھ پونڈ کے چھوٹے نوٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹائمز آف انڈیا (بمبئی) کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ ترکوں نے عدن سے ایک سو بیس میل شمال مغرب کی طرف عدیق پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔

نمائندہ روس میدانِ جنگ کو روانہ ہو گئے ہیں:

روسیوں نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ پرندی مسل میں اُنہوں نے ایکہزار دس آسٹری توپیں گرفتار کی ہیں۔

کوہ کارپیتھین کے میدانہائے جنگ میں کثرت سے جرمن فوجیں آسٹریوں کی مدد کر رہی ہیں۔ لیکن روسی پیشقدمی برابر جاری ہے۔

روسیوں نے اعلان کیا ہے کہ اُنہوں نے ۱۹ مارچ سے ۱۱ اپریل تک ۷۰ ہزار قیدی اور دو سو تیس توپیں گرفتار کی ہیں۔

روسیوں کی اطلاع مظہر ہے کہ اُن کے سامنے ٹیلی پوش (کارپیتھین) میں ایک سالم پلٹن نے ہتھیار ڈالدیئے۔

صاحب وزیر ہند کی اطلاع مظہر ہے کہ کارپیتھین میں فریقین اپنی اپنی فتح کے راگ الاپ رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ قیصر ہارٹمینز ویلرکوف میں گارڈ کی فوج کی ہمت بندھانے آئے ہیں۔

مغربی رزمگاہ میں ہیلیبک کا معرکہ خاص قابل ذکر ہے جس میں انگریزی فوج نے پہاڑی ۶۰ پر قبضہ کر لیا ہے جس کی یہ اہمیت ہے کہ اس سے تمام جرمن مورچوں پر زد پڑتی ہے۔

جرمن فوجوں نے اسپر قبضہ کرنے کے لئے کئی شدید جوابی حملے کئے لیکن شدید نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔

جرمن فوجیں بلجیم میں جمع ہو رہی ہیں۔

جرمنوں نے بلجیم میں سیاحوں کی آمدورفت بھی روک دی ہے۔

فرانسیسی فوجوں نے بھی الساس کے علاقہ میں قدرے ترقی کی۔

مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ صرف نیوشیپل کی لڑائی میں اتنا سامان حرب صرف ہوا ہے جسقدر تمام جنگ بوئر میں ہوا تھا۔

جرمنی میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ان کی فوجوں کو ییپرز اور ییزل میں پسپا ہونا پڑا ہے۔

ریوٹر ایجنسی (جو کہ تار کے ذریعے تمام دنیا کو برقی خبریں پہنچاتی ہے) کے جنرل مینجر اپنی بیوی کے مرجانے پر خودکشی کر کے مرگئے۔

ahmadimuslim.de

ایڈیٹر بٹالوی اور واعظ رحیم آبادی

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ ہمارے پنجاب کے بزرگ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس کسی عالم پر خفا ہوتے ہیں اُن کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ واعظ آپ کی اصطلاح میں جاہل کا لقب ہے۔ گزشتہ ایام میں جناب موصوف مولانا المکرم مولوی عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مدظلہ پر خفا ہوئے تو آپ کو بھی علاوہ اور سخت کلامیوں کے واعظ کا خطاب دیا جو درحقیقت مستحسن اور مقبول خطاب ہے۔ مگر مولانا بٹالوی چونکہ اس وصف سے محروم یا کمال نہیں رکھتے اس لئے بطور طنز دوسروں کو واعظ کہا کرتے ہیں۔ عرصہ ہوا امرتسر قادیانی کی مخالفت کے زمانہ میں آپ نے یہی خطاب (واعظ) مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کو بھی دیا تھا۔ ہم جیسوں کو ایسا خطاب دیں۔ ہم تو حسب عادت علاوہ اور سند ہائے علمیہ (مولوی فاضل وغیرہ) کے اسکو بھی ایک سند یاد بٹالوی سمجھیں۔ مگر سارے تو ہمارے جیسے نرم اسامی نہیں جن طبائع جزاؤ سیئۃ سیئۃ مثلہا کو موجب ... نکل ... مندرجہ ذیل مضمون اسی اصول سے مولینا عبدالعزیز صاحب نے حضرت بٹالوی کے جواب میں بھیجا ہے۔ چونکہ مضمون بطول نیز اخباری بحث سے کسی قدر اجنبی تھا۔ اس لئے حسب منشا معزز راقم الگ ضمیمہ کیا گیا (ایڈیٹر)

مولینا ثناء اللہ صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری اس ناچیز تحریر کو اپنے اخبار گہر بار میں جگہ پانے کی عزت دیویں۔ میں نے الہدیث مورخہ ۲۶ فروری ۱۵ء میں اڈیٹر بٹالوی کا ایک خط بجواب آپ کے چیلنج کے دیکھا جسکو دیکھکر سخت تعجب ہوا۔ اور میں وقف حیرت ہوگیا۔ اس خط میں اسقدر جھوٹ ہے کہ پناہ بخدا۔ اور مزہ یہ ہے کہ خود ان کا کلام مکذب ہے تکذیب کیلئے خارج سے استدلال کی ضرورت نہیں ہے وعلیٰ ہذا القیاس ایک اشتہار بھی اڈیٹر بٹالوی نے دیا ہے۔ چنانچہ اس کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

قولہ۔ بارہ برس سے آپ مباحثہ کا دم مارتے ہیں مگر ناممکن الوقوع شرائط پیش کرکے اس کو ٹلاتے رہتے ہیں۔

یہ بالکل دروغ بے فروغ ہے دو برس یا کچھ زائد ہوئے کہ میں امرتسر میں موجود تھا اور بٹالوی ایڈیٹر مباحثہ کا دم مارتے ہوئے امرتسر پہنچے اور ڈپٹی محمد شریف کے مکان میں ٹھیرے اور چیلنج دیا شیر پنجاب بھی تیار ہوگئی وقت بعد نماز ظہر اور مقام مولوی احمد اللہ صاحب کی جامع مسجد مقرر ہوگئی۔ شیر پنجاب ٹھیک وقت پر کتابیں لئے ہوئے مسجد میں آموجود ہوگئے اور بہت لوگ جمع ہوگئے میں بھی بڑے شوق سے حاضر ہوا ظہر کی نماز ہوچکی اب صرف ایڈیٹر بٹالوی کا انتظار ہوتا رہا۔ عصر کا وقت قریب آیا حضرت کا کہیں پتہ نہیں۔ لوگ انتظار کرتے کرتے تھک گئے۔ آخر اس طرف سے لوگ گئے۔ اس پر خواجہ حبیب اللہ صاحب آپ کا رقعہ بنام شیر پنجاب لائے کہ ع اگر صلح خواہی نخواہیم جنگ۔ ہاں تو کوئی شرط بھی ناممکن الوقوع ہوتا کیسا۔ حضرت بٹالوی خود وعدہ ومعاہدہ کرکے وقت پر گریز کر گئے اور موقع پر نہیں آئے حلف باللہ کرکے محرر فرمائیں کہ یہ واقعہ غلط ہے اگر قسم کھا کر کہدیں کہ غلط ہے تو میں خود بذریعہ اخبار اپنے کذب کا اعتراف کرونگا اللہ پاک سمجھ لیگا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ پارسال کانفرنس کا جلسہ پشاور میں تھا (عبدالعزیز ناچیز) اور بہت سے احباب دہلی بتقریب جلسہ پشاور جارہے تھے۔ لاہور کے سٹیشن پر کئی گھنٹے ٹھیرنا ہوا۔ ایڈیٹر بٹالوی بھی وہاں آنکلے۔ اور حسب عادت فرمانے لگے کہ مجھے جلسہ میں بلاؤ۔ اور گفتگو کا وعدہ کرو۔ اس ناچیز (عبدالعزیز) نے کہا کہ آپ سال بھر چپکے رہتے ہیں۔ جلسہ کے وقت آپ کو بحث یاد آتی ہے پشاور جانے کی کیا ضرورت ہے لیجئے یہیں سٹیشن میں گفتگو ہوجاوے اور آپ باہم بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا ہم تو جلسہ کے ہو رہے ہیں ... کہاں ... جاؤ تم پہلے آپ ... اتنا ہی وقت اس میں خرچ ہو ... نہیں ... ہفتہ دو ہفتہ لگیں گے جلسہ چھوٹ جاوے ... احباب بھی موجود تھے انہوں نے بھی ایڈیٹر صاحب کو ... مگر حضرت ایڈیٹر بٹالوی کہاں ٹھیرتے ہیں وہاں سے چلتے نظر آئے

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ جلسہ آرہ کے موقع پر حضرت کے نام جلسہ کا رقعہ گیا اس پر آپ نے خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ مجھکو جلسہ میں موقع بحث اصول حدیث دیا جاوے تو میں آؤں اور بصورت عدم اثبات دعوی سو روپے جرمانہ دوں۔ جواب دیا گیا کہ جلسہ محل مناظرہ نہیں ہے اس میں اغراض و مقاصد جلسہ فوت ہوتے ہیں آپ میرے مکان پر تشریف لائیے۔ اگر میں آپ سے مغلوب ہو جاؤنگا تو آپ کو دو سو روپے دونگا علاوہ زاد راہ۔ جس کا جواب میرے پاس نہیں آیا۔ پیسہ اخبار لاہور میں آپ نے کچھ لکھا ہے اور خوب چال ... آپ نے کی ہے خلاف واقعہ لکھنا اور واقعہ کو چھپالانا ... شان ایڈیٹری ہو ... انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب بھی اسی کے آخر میں آتا ہے۔

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ اسی طرح دعوے مناظرہ اور چیلنج آپ نے جلسہ کانفرنس علیگڈھ میں بھی لکھا تھا جس کا جواب دیا گیا کہ ۱۶ مارچ آپ کی بحث کے لئے مقرر کیگئی آپ تشریف لائیے عبدالعزیز آپکا مقابل ہوگا بھلا کون آتا ہے۔ حضرت نہ آئے پر نہ آئے ہمارے بٹالوی صاحب ایسے تو مرد میدان ہیں۔ بات یہ ہے کہ آپ نے خیال کرلیا ہے کہ عین جلسے کے وقت چیلنج دیویں داعیان جلسہ آپکی گفتگو خلاف مقاصد جلسہ جانکر اور موقع فتنہ خیال کرکے منظور نہیں کرینگے بس آپ کی بن آئیگی آپ خوب لن ترانیاں اڑائیں گے اصحاب علیگڈھ نے آپ کا ڈھنگ تاڑ لیا اور ۱۶ تاریخ کی منظوری لکھ بھیجی اور حضرت صاحب کو بلایا مگر آپ کب آنے ہیں دیکھوں اس کی کیا تاویل شائع کرتے ہیں

قولہ۔ از انجملہ آپ کی یہ شرط ہے کہ منصف مسلم الفریقین کوئی عالم ہو جو فرماتے ہیں، یہ شرط اس لئے ... ہے کہ آپ اپنے ہمخیال علما (حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری و واعظ عبدالعزیز رحیم آبادی وغیرہما) کو پیش کرتے ہیں اور میں ان کو آپ کا ہمخیال سمجھکر قبول نہیں کرونگا

اس میں چند جھوٹ عیاں ہے مولوی ثناء اللہ کا قول آپ خود نقل کرتے ہیں کہ مسلم الفریقین عالم منصف ہو اس قول کا مقتضا یہ ہے کہ جس کو وہ پیش کریں وہ پیش کرنے کے قبل بٹالوی صاحب کا مسلم ہو کیونکہ جب انہوں نے لفظ مسلم الفریقین کہا ہے تو بغیر علم تسلیم کے وہ کیونکر پیش کرسکتے ہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ایڈیٹر بٹالوی نے پہلا ... زمانہ میں ان حضرات کو مسلم کیا تھا اس سے انہوں نے مسلم الفریقین سمجھا ہو۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب خود لکھ رہے ہیں کہ ... مولانا صاحبان کا نام بھی نہیں لیا اور ایڈیٹر بٹالوی کو جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ بٹالوی صاحب اگر سچے ہیں تو کوئی سند پیش کریں ورنہ اللہ پاک سے ڈریں اور کذب کی وعید خیال فرماویں۔

قولہ اس اجابت کو آپ نے روکا۔

بٹالوی صاحب کی اجابت سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو بٹالوی صاحب نے جو قبول کیا ہے اس کو روکا۔ تو یہ کیسی مہمل بات ہے بھلا جو اجابت بٹالوی کرچکے اس کو روکنا ... دارد۔ یہ آپ کی منطق ہے۔ اور اگر آپ کی مراد یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہیں کیا (دعوت) آپ کی ... ہے اس دعوت کی اجابت جو ... تھا اگر آپ اس کی اجابت سے رکتے یا قبول نہیں کیا ہے آپ کی آبرو تو ایسی ہے ... اسی پر یہ غرہ کہ ... مجھو بوں سکتے ہیں سے

نظامی ... جائزہ ... پہچان ... تازہ

جس کی تکذیب حاشیہ ... میں بھی موجود ہے۔

آپ حضرات بٹالوی کے مناظرہ (جس کی آمادگی پر آپ کی لن ترانیاں ... صاحب آوازہ دہل ... کا مصداق ہونا آپ نے ... ہے) کی حقیقت سنئے۔ آپ جو مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اس کی حقیقت یہ ہے کہ اردو رسالکی عبارت اردو دان کے سامنے پیش کرینگے اور اس کا مطلب بتاکر آپ اس کی تصدیق چاہینگے جیسا کہ آپ اسی جگہ لکھتے ہیں کہ میرے ... مناظرہ کرو۔ بھلا اس کے لئے اس قدر ... کی کیا ضرورت ہے یہ دو منٹ کی بات ہے جہاں کہیں ہوں آپ وہ عبارت دکھا سکتے ہیں اور مطلب بیان کریا پوچھ سکتے ہیں مگر ... بھی ہو آپ سے۔

ahmadimuslim.de

قولہ - اہلحدیث کی جامع و مانع تعریف خاکسار آپ ہی کی تصنیف سے پیش کریگا پھر آں عزیز کا خارج از اہل حدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کریگا۔

آپ کی اس عبارت کے معنے اگر یہ ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے جو تعریف اہلحدیث کی لکھی ہے وہ بٹالوی صاحب کے نزدیک جامع و مانع ہے تو اس کی یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں تو آپ کی غرض صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ بنا برا پنی تعریف کے خارج از اہل حدیث ہیں تو آپ کا یہ جملہ محض لغو اور مہمل ہے اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اسکو جامع مانع ہونا لکھا ہے تب بھی اسکی یہاں ضرورت نہیں ہے آپکی اردو نگارش کا یہ حال ہے اب دوسرا فقرہ ملاحظہ فرمائے آپکا فقرہ ہے "آں عزیز کا خارج از اہلحدیث ہونا بھی آپ ہی کے کلام سے پیش کرونگا" میں کہتا ہوں اسکا کیا مطلب - اگر یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا ہے کہ میں خارج از اہلحدیث ہوں تو یہ جھوٹ اور سراسر جھوٹ ہے کیونکہ مولوی ثناء اللہ اپنے کو اہلحدیث کہتے ہیں جسکو میں خوب جانتا ہوں - اور اگر یہ مطلب ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے کلام کا مقتضے آپ یہ بتائینگے تو آپ یوں لکھتے کلام سے ثابت کرونگا پیش کرنے کے معنے یہی ہیں اس چیز کو دکھانا اور یہاں تو بات یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا کلام آپ پیش کرینگے اور اس کا مقتضے بتائینگے - ہاں کلام سے پیش کرنا یہ خاص پنجابی کا محاورہ معلوم ہوتا ہے [illegible] پیش کرنا اگر مجھے دکھانا ہے تو لفظ (سے) غلط ہے جو دو جملوں میں ہے - اور اگر مقتضائے کلام ثابت کرنا ہے تو یہ غلط ہے جو مجھے نے لکھا ہے کہ دلائل منطقیہ و کلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کرونگا کیونکہ ثابت کرنا بغیر دلائل منطقیہ کے نہیں ہو سکتا نہ معلوم آپ نے منطق کو کیا چیز سمجھا ہے کیا مولوی ثناء اللہ کا کلام جو آپ پیش کرینگے وہ مقدمات نہیں ہیں اور آپ اُن کو ترتیب دیکر نتیجہ نہیں نکالینگے پھر منطق کس کو کہتے ہیں پھر مقتضائے کلام سے ثابت کرینگے کیا معنے - اگر یہی کہ آپ ایہام ہوئے صریح مولوی ثناء اللہ کے کلام میں دکھلائینگے تو پھر کلام سے بارہا آپ کا لکھنا سراسر غلط ہے دوسرے جب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے خارج از اہل حدیث ہونے کے مقر ہیں تو پھر گفتگو کس امر میں ہوگی اور کیا حاصل جب تنی سی اردو عبارت میں آپ کلیہ حال ہے تو آئندہ سرحال تقریر و مناظرہ و تحریر۔

قولہ - اس کے ثبوت کے لئے خارجی دلائل منطقیہ و کلامیہ وغیرہ سے ہرگز تعرض نہ کرونگا۔

میں کہتا ہوں کہ آپ نے خارجی دلائل کی تفسیر منطقیہ و کلامیہ فرمایا اس سے کیا معنے۔ خارج سے اگر آپ کی مراد مولوی ثناء اللہ کے کلام سے خارج ہے تو معنے یہ ہوئے کہ جو آپ تقریر کرینگے - اور مولوی ثناء اللہ کا کلام پیش کرینگے وہ منطق نہ ہوگی اور یہ غلط اور بالکل غلط ہے کیونکہ جو آپ تقریر کرینگے اور جو کلام پیش فرمائینگے وہ آخر قضایا ہی ہونگے اور منطق میں ہوتا ہی کیا ہے۔ قضایائے معقولہ و مسلمہ کو ترتیب دیکر نتیجہ نکالا جاتا ہے آپ اسکو یوں سمجھیے کہ اگر آپ دلائل منطقیہ سے تعرض کرتے تو اسکی کیا صورت ہوتی ایسی صورت کو سوچئے تو آپکو خود معلوم ہو جائیگا کہ یہ فرمانا آپکا (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) خود آپ کو غلط معلوم ہوگا لیکن ایڈیٹر جسقدر بھی مایوس ہوں جناب ایڈیٹر صاحب جسکو کلام کہتے ہیں اسکا نام ہی منطق [illegible] ہے نگرانی: ہے س

تہیدستان زبان مرغاں را - کہ ندیدی گہے سلیماں را

آپ فرماتے ہیں کلام سے بحث ہوگی اور وہ منطقی بحث نہ ہوگی یہ آپ کی منطق ہے پر سچ ہے س

بوریا باف گرچہ بافندست - نبرندش بکارگاہ حریر

آپنے دلائل منطقیہ و کلامیہ پر سبیل عطف فرمایا ہے - اگر یہ عطف تفسیری ہے تو عطف تفسیری میں مفسر بالکسر کو مفسر بالفتح سے اظہر و اعرف ہونا چاہیئے ولیس کذلک اور اگر معطوف معطوف علیہ میں مغائرت ہے تو ممنوع ہے کیونکہ دلائل کلامیہ سے آپکی مراد طرز استدلال کلامیہ ہوگی اور اس کو دلائل منطقیہ سے تباین غیر مسلم ہے - آپ جو پیش کرینگے وہ آخر الفاظ ہونگے اور آپ ان الفاظ کی دلالت علی المدعیٰ سے بحث کرینگے اور وجوہ دلالت بیان کرینگے تو کیا دلالت کا بیان منطق سے خارج ہے جناب دلالت کی بحث منطق میں ہوتی ہے اگرچہ مقصود بالذات نہیں ہے اور یہ انتساب کیلئے کافی ہے پس آپ کی نفی (دلائل منطقیہ سے تعرض نہ کرونگا) غلط ثابت ہوئی - کیا تعریف کی جامعیت و مانعیت اور کسی چیز کا فرد من افراد ہونا دلوعلی سبیل التشکیک بھی کیلئے علم کی ضرورت نہیں ہے کیا آپنے کبھی منطق نہیں پڑھا - اسیطرح ضرور نہیں [illegible] اہلحدیث کی تعریف [illegible] صادق نہیں ہوتی تو بر سبیل تشکیک بھی صادق نہ آئے جیسے لفظ مومن اسکے فہم کیلئے علم کی ضرورت ہے - اسی طرح [illegible] اہلحدیث بھی اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے آخر اس میں اور کامل اہل حدیث میں وجہ امتیاز کیا ہے اور جس قدر تخلیف اس میں ہوگی [illegible] اُس کے اہلحدیث ہونے میں ضعف کی ہوگی نافہم و لفظ [illegible]

قولہ - نہ دس بیس شرکاء کی حاجت۔

قولہ - جس دن امرتسر سے چلنا ہو اسی دن مجھے اطلاع دیویں تاکہ میں بھی بٹالہ سے چلوں - امرتسر پہنچکر آں عزیز کے لئے ٹکٹ انٹر میڈیٹ کا اپنی گرہ سے خریدوں۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بٹالہ سے آپکے چلنے کی غایت مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے امرتسر پہنچکر ٹکٹ خریدنا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے بٹالہ سے چلنے کی غایت سیالکوٹ جانا ہے نہ ٹکٹ خریدنا - علاوہ ازیں تحفہ کی کیا ضرورت - کیا مولوی ثناء اللہ نے آپ سے اس کی استدعا کی تھی یا مولوی ثناء اللہ صاحب نادار ہیں ٹکٹ نہیں خرید سکتے یہ لغو لاطائل لکھنے کا کیا منشاء رہا اپنی مالداری ظاہر کرنا ہے یا کبھی کا دستور رہا ہے کہ انکا ٹکٹ آپ خرید کرتے ہیں یہ کیسی لغو حرکت ہے کیوں جناب ایسی باتوں میں آپکو حدیث من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ نہیں یاد آتی - اس کا مطلب ہے علو ہمتی اپنی جتانی مگر یہ تو فرمائیے کبھی کسی کا ٹکٹ خریدا بھی ہے آپ تو خود دوسروں سے ٹکٹ خریدواتے ہیں افسوس۔

قولہ - میں خود تو اکثر تھرڈ کلاس میں سفر کیا کرتا ہوں جیسے مسٹر گلیڈسٹون سابق وزیر انگلستان سفر کیا کرتا تھا جسکا ذکر آں عزیز نے لبطور شماتت اپنے اخبار میں کیا ہے اور میں لبطور صداقت اسکا اظہار کرتا ہوں۔

آپ اس جگہ اپنے تھرڈ کلاس میں سفر کرنے کو مسٹر گلیڈسٹون کے تھرڈ کلاس میں سفر کیساتھ تشبیہ دیتے ہیں حالانکہ ہزاروں [illegible] تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں کیا آپکے سفر کی ان سے مشابہت آپکو ذلیل معلوم ہوئی جو مسٹر گلیڈسٹون کو آپنے پیش کیا ورنہ آپ کی مراد یہ ہے کہ جیسے باوجود منصب و جاہ و دولت و مال کے مسٹر موصوف کا تھرڈ کلاس میں سفر تھا ویسے ہی باوجود منصب و جاہ و دولت و مال کے آپکا تھرڈ کلاس میں سفر ہے تو اول تو وہ اور کجا آپ - مسٹر موصوف کیلئے تو لوگ جگہ چھوڑ دیتے ہونگے گاڑی خالی کر دیتے ہونگے اور آپ کے لئے تو ایک جو بھر بھی ہٹنے والا نہیں ہے یہ بین تفاوت رہ ۔ بات یہ ہے کہ تھرڈ کلاس میں سفر یا تو احتیاط ہوتا ہے یا بخل سے ہوتا ہے یا ناداری وجہ ہوتی ہے - اگر آپ فرمائیں کہ تو احتیاطاً آپکا سفر تھرڈ کلاس میں ہے تو غلط کیونکہ مسٹر گلیڈسٹون کی مثال اسکی تردید کرتی ہے - اور اگر دوسری تیسری وجہ ہے تب بھی یہ مثال غلط ہے اور اس حالت میں دوسرے کو انٹر کا ٹکٹ بلا وجہ اپنی گرہ سے خرید کر دینا کسقدر نامعقول اور خلاف عقل ہے ۔ ایڈیٹر بہادر کی تازہ بہادری ملاحظہ ہو۔

ابھی ایک اشتہار مطبوعہ مطبع اخبار پنجاب بٹالوی میری نظر سے گذرا جسمیں اس شخص نے بالکل جھوٹ جاتز اور کتمان حق سے کام لیا ہے پہلا مضمون اشتہار کا اپنی شیخی (وہ بھی بالکل غلط) ہے کہ فرقہ اہل حدیث کا نام اہلحدیث ایڈیٹر بٹالوی کی تجویز سے ہوا ہے حالانکہ یہ بالکل دروغ بیفروغ ہے اس فرقہ کا نام اہلحدیث زمانہ قدیمین سے چلا آتا ہے جسکا ذکر کتابوں میں کثرت سے موجود ہے فقہ حنفی کی کتابوں میں اس فرقہ کا لقب اہل حدیث بکثرت مذکور ہے کیا صاحب خلاصہ نے لفظ کا اہل الحدیث نہیں لکھا اور ملا علی قاری نے اسپر مواخذہ نہیں کیا اور کیا یہ جواب مطلعین اہلحدیث کیطرف سے ملا علی قاری کا قول قیل جو [illegible] اب تک مخفی نہیں ہوا یہ کیسی جھوٹی شیخی اور جھوٹا احسان دھرنا ہے بجاہ و بیجا۔

دوسرا مضمون ایڈیٹر صاحب کے اشتہار کا یہ ہے کہ اپنے مجھے .... اور سنہ میں موقع دربار کا ارکین اہلحدیث کانفرنس کو ان اصول کی تسلیم پر متفق کیا۔

مجھے مولوی مرزا ظہیر الدین احمد صاحب رئیس لوہارو سے ملاقات ہوئی اور سلسلۂ سخن میں بٹالوی صاحب کا دہلی تشریف ۔۔۔ اپنے اصول پیش کرنا جناب ممدوح نے ذکر کیا اور کہا کہ تسلیم (جو ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں) کے اپنا خلاف انہوں نے ظاہر فرمایا اور مرزا صاحب نے سوا ان جن صاحبوں کا نام آپ نے لکھا ہے بعض اور حضرت کا ذکر تو یاد نہیں آتا مگر عام طور پر ان حضرات نے بجاہت پکا انکار کیا اسی سے سمجھ لینا چاہئے کہ بٹالوی ایڈیٹر کا کلام کسقدر رستی سے اجنبی ہے ۔ تیسرا مضمون اس اشتہار کا یہ ہے کہ موقع جلسہ مولوی ثناء اللہ نے باستعانت عبد العزیز ممبران کو متفق کر لیا کہ ابو سعید طریں نہ بلایا جائے اس کے جواب میں نہایت نرم دو ہی لفظوں میں بلند آواز سے میں کہتا ہوں کہ جھوٹا ہے جھوٹا ہے جھوٹا ہے - میں نے تو چاہا کہ بٹالوی صاحب جلسہ میں آویں اور تقریر کریں مگر اراکین کانفرنس کو پسند نہیں ہوا جسکی دلیل خود بٹالوی کا قول ہے جو چند سطر پیچھے اشتہار میں موجود ہے لیکن اس کا جواب بجز سوائے اس کے کہ علیہ ما علی الکاذبین کہوں اور کیا ہے - ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر - اتنا سفید جھوٹ کیونکر بولتا ہے اس طرح میں آپ نے لکھی ہے کہ میری کانفرنس کے کان میں پھونک مارا ہے مجھکو کہدیا ہے یہ بھی ضعف الاعتقادی کا نتیجہ ہے اور گیا کیوں جب اللہ کا ڈر نہیں ہے تو جو چاہئے فرمائیے - بات یہ ہے کہ حضرت بٹالوی صاحب ایسے ہی آدمی ہیں کہ کسی بھی جلسہ میں تقریر کیلئے نہیں بلائے جاتے ہیں [illegible] ان کو نہیں پوچھتے - انجمن حمایت اسلام لاہور

کو دیکھئے کہ تمام علماء حنفی اہلحدیث بلکہ مرزائی اور شیعہ سب اس میں مدعو ہو سکتے ہیں تقریر کرتے ہیں مگر بٹالوی کو کوئی نہیں پوچھتا بتاؤ وہاں کس نے پھونک مار کر بجھا دیا۔ کوئی جلسہ اسلامیہ تو بتائیے کہ وہاں آپکی قدر ہو دوسرے اشخاص باوجود اظہار معذوری باصرار بلائے جاتے ہیں اور آپکی وہاں بھی کوئی نہیں ارذل کی حالت ہے بتائیے کون قصور کرتا ہے مَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ، اس موقع میں ایڈیٹر بٹالوی نے اس ناچیز (عبد العزیز) کو مولوی ثناء اللہ کا ثانی اثنین لکھا ہے اس رہتبازی سے کوئی پوچھے کہ اس لکھنے کی کیا وجہ؟ مجھکو ثناء اللہ سے وجہ خلاف (بقول تمہارے) تفسیر ہے اور جب تفسیر لکھی گئی تو میں مولوی ثناء اللہ کو جانتا بھی نہ تھا۔ دوسرے ہم لوگوں نے اپنا خلاف بذریعہ فیصلہ آرہ ظاہر بھی کر دیا ہے پھر ہمکو ثانی اثنین کیوں لکھتا ہے بات یہ ہے کہ عبد العزیز باوجود معذوری کے کانفرنس میں باصرار بلایا جاتا ہے اور حضرت بٹالوی صاحب کو باوجود مزید خواہش اور طلب کے اہل کانفرنس نہیں پوچھتے اسکا اس شخص کو حسد ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ اور مجھکو کانفرنس کا رکن رکین آپ لکھتے ہیں حالانکہ ارکین کانفرنس کا نام خود بٹالوی اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں اور میرا نام اس میں نہیں ہے آپکے اس اشتہار میں اسی کی شکوہ ہے کہ دہلی میں امرتسر میں پشاور میں علیگڈھ میں بجائے بٹالوی نے شریک جلسہ ہونا اور تقریر کرنا چاہا اور مزید تمنا کی مگر کسی جگہ کے ارباب شوریٰ و اہل مجلس نے ان کو اس قابل نہیں سمجھا اور نہ اجازت دی۔ اسکا غصہ آپ مجھپر اور مولوی ثناء اللہ پر نکالتے ہیں ارے خدا کے بندے خدا سے ڈر اور اللہ کی وعید (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) یاد کر اور میں حیران ہوں اسکا قصہ کیا ہے ہر مجمع کو ہر اہل مجلس کو اختیار ہے جسکو نااہل سمجھیں اپنی مجلس میں نہ آنے دیں نہ موقع سخن دیویں پھر اسکا جھگڑا کیا ہے اپنی آپکی خفگی جو اس کے متعلق اشاعۃ السنہ میں یا اور کہیں ہو اسکو لوگ مجنونانہ بڑ خیال کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

بٹالوی صاحب اپنے اس اشتہار میں لکھتے ہیں کہ میں ان ممبران کانفرنس سے جو اصول خمسہ اہل حدیث کو تسلیم کر کے اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں مجھے دے چکے ہیں ؏ بھلا اس بندہ خدا سے کوئی پوچھے کہ جب ممبران کانفرنس آپ کے اصول خمسہ کو تسلیم کر کے اپنی تحریرات اس کی تصدیق میں دے چکے ہیں پھر اسکو پیش کر کے اور دنگا فساد مچانے کا کیا نتیجہ اور کیا حاصل اور کیوں آپکو اسقدر اصرار و غصہ و ہذیان گوئی ہے درحقیقت دروغگو را حافظہ نباشد ہے یا حرکت مجنونانہ؟ ایڈیٹر بٹالوی ہی اشتہار میں خود لکھتے ہیں کہ ارکین کانفرنس آپکے اصول خمسہ میں متفق ہیں اور اپنی تحریرات اسکی تصدیق میں دے چکے ہیں اور عبد العزیز و حافظ عبد اللہ صاحب بھی اتفاق کر چکے ہیں تو اس بطلے ہانس ہی سے پوچھنا چاہئے کہ پھر جھگڑا کیا ہے اور اسقدر بیہودہ گوئی اور کذب بیانی و درشت گوئی کیوں ہے اور کس غرض سے ہے یہی؟ کہ کانفرنس میں آپکو تقریر کرنیکی اجازت ملے اور جلسہ میں اپنی تقریر دلپذیر سے ارباب جلسہ کے دماغ پراگندہ کریں صرف اسی واسطے اسقدر بیہودہ سرائی ہے کہ کسی طرح جلسہ میں ایڈیٹر صاحب کو بولنا نصیب ہو اور حال یہ ہے کہ لوگوں کو اس شخص سے بجو اس سے نفرت ہی چنانچہ دہلی والے پشاور والے امرتسر والے۔ علیگڈھ والے کسی نے اس شخص کا تقریر کرنا گوارا نہ کیا تو کس پر غصہ؟ آپ لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ نے سب کے کان میں پھونک مار کر بجھا دیا! کبھی دور کے مسافر عبد العزیز کو اپنے کذب و افترا کا ہدف بناتا ہے حالانکہ کانفرنس والوں سے اور اڈیٹر ریاست گڑھ سے جو خط و کتابت ہوئی مجھکو اسوقت تک اس کی خبر بھی نہیں ہوئی کہ کب خط آیا کیا جواب گیا۔ امرتسر میں میں نے اڈیٹر بٹالوی کو موقع ملنے کی کوشش بھی کی مگر پسند خاطر اہل جلسہ نہیں ہوا ناظرین اس جنون کو خوب ملاحظہ فرمائیں کہ بقول اڈیٹر مسئلہ کا اختلاف نہیں صرف جلسہ میں اپنی تقریر کا موقع پانے کی غرض سے یہ شخص اسقدر فساد مچاتا ہے اور اپنا نامۂ عمل سیاہ کرتا ہے۔ میرے خیال میں یہی حرکت مجنونانہ دیکھکر لوگ جلسہ میں تقریر کرنیکا اہل اس شخص کو نہیں سمجھتے پشاور میں ایک شخص نے آپ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ مرفوع القلم ہیں اور بعض واقعات (جو اس کے ساتھ ہوئے تھے) بیان کئے۔

مجھ (عبد العزیز) کو اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بہت دور کا رہنے والا ہوں مجھپر اس شخص کی زبان درازیاں صرف اس غرض سے ہیں کہ عبد العزیز کسی طرح جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت بٹالوی کو دلوا دیوے اور میں ہرگز نہیں کرونگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ایکدفعہ میں اس کوشش میں ناکامیاب ہو چکا ہوں دوسرے یہ کہ یہ محض لغو حرکت ہے ایک بیہودہ کہانی اہل مجالس کے مذاق کے خلاف اور اسپر فساد کا اندیشہ۔ بھلا یہ کون عقلمند کر سکتا ہے میری طرف سے بٹالوی کو جواب یہی ہے کہ مسئلہ کا اختلاف تو بقول تمہارے مرتفع ہے رہی آپکی تقریر دلپذیر جلسہ کانفرنس میں تو اس کیلئے ضرور ہے کہ آپ ہندوستان کے کسی جلسہ میں تقریر کرنیکی اجازت حاصل کر کے اپنی اہلیت کا سارٹیفکٹ حاصل کیجئے تو کانفرنس بھی آپکو اجازت دیگی۔

جاگو یہ آخر فیصلہ ہے

بٹالوی صاحب اس موقع میں لکھتے ہیں "امرتسر میں نہ بلانیکی ایک اس وجہ کو کہ اب آپ اہلحدیث نہیں رہے عزیز مذکور خود منسوخ کر چکے ہیں اور جلسہ پشاور میں نہ بلانے کی وجہ الخ خوف فساد کی وجہ جو بیان کیگئی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تن تنہا میں جلسہ پر آؤنگا نہ کوئی آدمی ساتھ لاؤنگا نہ ہتھیار۔ اہل جلسہ تلاشی لیکر مجھے مجلس میں داخل کریں۔"

جناب! ہتھیار کی تلاشی کی تو ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ پولیس موجود ہے وہ ہتھیار دیکھیگی تو گرفتار کر لیگی۔ البتہ زبان آپکی سیف سے بڑھکر ہے اس کی تلاشی کیونکر ہو۔ آپ جانتے ہونگے اور اسی بدزبانی کے سبب کوئی آپکو اپنی مجلس میں جگہ نہیں دیتا جو آپکی تقریر و تحریر کا لازمی حصہ ہے یہی اشتہار کو دیکھئے کہ سوائے تفاخر اور جھوٹ افترا سچ سے انکار علاوہ بدزبانی و درشت گوئی کے اور ہے کیا یہی آپ کے سب علمی ہیں ورنہ بتائیے آپکی اس تحریر میں علمی بات کون سی ہے؟

اسکے بعد اڈیٹر صاحب جلسہ آرہ کی طرف متوجہ ہوئے ہیں اور وہاں کا قصہ شروع کیا ہے آپ لکھتے ہیں کہ جلسہ آرہ سے میرے نام نوید آیا جلسہ آرہ ۷ مارچ کو ختم ہوا مجھکو کسی نے نہیں بلایا باوجودیکہ میرا تقاضا اجابت دعوت ۲۸ فروری کو بٹالہ سے روانہ ہوا اور دوسری مارچ کو آرہ میں پہنچا ہوگا۔ شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔

ناظرین بٹالوی کی رہتبازی کو ملاحظہ فرمائیں جلسہ مذاکرہ علمیہ آرہ اس سال مقام سیتا مڑھی جو آرہ سے دور ہے ہوا جسکی صراحت نوید میں موجود ہے اور اسی کے مطابق تمام لوگ مقام سیتا مڑھی میں پہنچے مولوی ثناء اللہ بھی وہیں آئے آرہ کوئی نہیں گیا مگر بٹالوی صاحب سفید جھوٹ بولتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ ۲ مارچ کو آپکا خط آرہ پہنچا ہوگا شیر پنجاب بھی آرہ پہنچ چکا تھا۔ یہ کیسا صریح اور صاف جھوٹ ہے۔ مولوی ثناء اللہ تو ۳ مارچ کی شب کو سیتا مڑھی پہنچے آرہ گئے ہی نہیں۔ بات یہ ہے کہ جسکو سچ جھوٹ بولنا ہے وہ سمجھ بوجھکر بولتا ہے اور جسکو اسکی احتیاط نہیں ہے وہ بے سمجھے بوجھے بکتا ہے مثل مشہور ہے دروغگو را حافظہ نباشد۔ بٹالوی صاحب ذرا نوید جلسہ آرہ پڑھکر شرم کیجئے۔

اس کے بعد اڈیٹر صاحب میرے خط کا مضمون بدیں عنوان نقل کرتے ہیں "مولوی عبد العزیز صاحب رحیم آبادی کا جواب خاکسار کے پاس ۱۰ مارچ کو پہنچا ہے جس کے الفاظ تفاخر و توہین اور ایذادہی حذف کر کے اصل مطلب سے متعلق انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے" یہ بالکل دروغ بےفروغ ہے کہ میں تفاخر و توہین وغیرہ ہے اس میں حضرت صاحب کا مناظرہ سے گریز کا ذکر تھا کہ امرتسر میں بٹالوی صاحب باوجود عہد و میثاق کے جائے مناظرہ پر نہیں آئے اور صاف گریز کر گئے یہ ایک واقعہ کا بیان تھا اس کو یوں ٹال دیا کہ تفاخر اور توہین حذف کر دیا۔ بات تو یہ تھی کہ اس کا جواب کیا تھا اگر اسکو غلط کہیں تو سیکڑوں آدمی اس کے گواہ موجود ہیں۔

اس کے بعد میرے خط کی عبارت بایں بیان (انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے) لکھتا ہے۔ "الا مگر پہلا ہی جملہ غلط لکھا ہے میرے خط میں تھا (جناب مولوی حافظ حاجی واعظ ایڈیٹر "اہلحدیث" کی طرح مجھکو پسند نہیں تھا) چار لفظ واعظ صاحب نے حذف کر دیے اس میں اولاً تفاخر اور توہین کیا ہے۔ دوسرے اگر ہے تو آپنے مجھکو اس طرح کیوں لکھا؟

دوسرے نمبر میں میری عبارت یہ تھی "طریقہ اہلحدیث سمجھکر بھیجا جاتا ہے (اگرچہ اس فہم میں غلطی ہو) اور یہ عام خلق محمدی کا بھی مقتضی ہے (دل دشمناں ہم نکردند تنگ) صرف لا یعنی اسکو سمجھنا غلط فہمی ہے یہ بھی غلطی ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ "میرا نہ آنا آپکے اس مطالبہ کو لا یعنی نہیں بناتا"

میری اس عبارت میں سے ایک سطر سے زیادہ عبارت بٹالوی صاحب نے حذف کر دی اور اپنی دیانت کا ثبوت دیا۔ کیوں جناب اس میں کون تفاخر و توہین کا کلمہ ہے۔ وعدہ آپ کا یہ ہے کہ انہی کے الفاظ کو نقل کیا جاتا ہے سبحان اللہ کیسا سچا وعدہ ہے اذا وعد اخلف بات یہ ہے کہ اس مضمون کا جواب نہیں سوجھا تو عبارت ہی کھا گئے یہ دیانت ہے اور اسپر یہ اشتہار بازی کی جرات۔ سبحان اللہ۔ میرے خط میں یہ مضمون بھی تھا "نوید جلسہ آپکے پاس دفتر سے بھیجا گیا تھا۔ ناظم دفتر نے سابق خیال سے آپکو اہل حدیث شمار کر کے آپکو نوید بھیجا۔" اس کا جواب اڈیٹر صاحب بادیانت یہ فرماتے ہیں "میں جیسا اہلحدیث ہوں آپکو جلسہائے کانفرنس سنہ ۱۹۱۲-۱۹۱۳ء کی کارروائیوں سے وجلد ۲۲ و ۲۵ اشاعۃ السنہ سے ثابت ہو چکا تھا۔ آپ کا فرض تھا کہ ناظم کو اطلاع دیتے اور ہدایت کرتے"! پناہ بخدا یہ کیسی لغو اور بیہودہ بکواس ہے بھلا کانفرنس سنہ ۱۹۱۲-۱۹۱۳ء کی کارروائیوں سے بٹالوی کا اہلحدیث ہونا کسی کی سمجھ میں اسکا مطلب آ سکتا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ کانفرنس نے کونسی کارروائی بٹالوی کے اہلحدیث ہونیکے متعلق کی ہے اور اشاعۃ السنہ اپنے وعدہ کا چھٹا رسالہ نہ معلوم کس گلی کوچے میں پڑا ہوگا میں کیا جانوں۔ باقی۔ اچھا کانفرنس میں ثابت ہو چکا تھا تو غلط بولنے میں آپ بڑے مشاق ہیں۔ اب آپ فرماتے ہیں کہ ناظم کو اطلاع دینا فرض تھا۔ ایسا فرض تو بٹالوی شریعت میں بہت ڈھلتا ہے اور کہیں نہیں ملتا۔ خدائے پاک کی شان ہے جو شخص اسقدر جھوٹ اور لغو سخن بولتا ہے

اشتہارات چھپوا کر شائع کرتا ہے وہ شخص جلسہ آرہ کی اطلاع دہی کا خط لکھنا اور ٹکٹ خرچ کرنا لایعنی بتاتا ہے سبحان اللہ یا للعجب۔ ابی بٹالوی صاحب من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ کا وعظ لوگوں کو سناتے ہیں اور خود کذب وبہتان وافترا کا اشتہار چھپوا کر شائع کرنا فرض وواجب جانتے ہیں۔

ناظم مدرسہ نے جو خط لوید پر میری طرف سے دستخط کئے (جیسا کہ عموماً اجازت ہوا کرتی ہے) اسکو بٹالوی صاحب جعلی بتلاتے ہیں سبحان اللہ کیا عقل ودرایت ہے۔

میرے جواب میں مضمون تھا کہ کسی کا مسجد میں نہ آنا اذان کو لایعنی نہیں بناتا۔ اس کے جواب میں بٹالوی صاحب فرماتے ہیں کہ اذان خاص کر مسلمانوں جماعت میں شامل ہونیوالوں کے لئے ہوتی ہے بھلا اسکا جواب میں کیا دوں سوائے اسکے کہ بٹالوی صاحب سے کہوں جناب عقل کے ناخن لیجئے۔ اڈیٹر صاحب آپ کی سمجھ ٹھیک ہوتی تو میدانوں جنگلوں دریاؤں میں رہنے والوں کو اذان مشروع ہونے کی عجب بٹالہ کا یہی مسئلہ ہو کہ جہاں جماعت میں شامل ہونیوالے نہوں وہاں اذان عبث ولایعنی ہے جب آپکا یہ مسئلہ ہے تو یہ جلسہ کو آپ کا عبث ولایعنی کہنا بے شبہ بجا ہے۔ اس کے بعد بٹالوی صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ (کہ سال بھر آپ چپکے رہتے ہیں جب جلسہ کا وقت آتا ہے تب آپکو اپنے اصول خمسہ یاد آتے ہیں) جواب لکھنؤ میں عموماً ۱۲ سال سے اور خصوصاً ۱۳۱۸ھ سے کانفرنس کے ان تینوں ممبروں کو جو اصول خمسہ اہلحدیث کے مخالف ہیں یعنی آپکے لیڈر ورہبر امرتسری (۲) ان کے ثانی اثنین خود بدولت (۳) انکے ثالث حافظ صاحب غازیپوری کو تحقیق حق کیلئے بلاتا ہوں الخ

اسکا جواب ملاحظہ ہو بٹالوی نے یہاں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو میرا (عبدالعزیز کا) لیڈر ورہبر لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ اگر میرا لیڈر ورہبر امرتسری ہے تو بٹالوی کا رہبر شیطان لعین ہے اور اس قضیہ لزومیہ کے مقدم وتالی میں لزوم کی دلیل وہی ہے جو بٹالوی کے پاس ثناء اللہ کے لیڈر ورہبر ہونیکی دلیل ہے بلکہ اس کا رہبر شیطان ہونا عیاں ہے اسی رہبر نے بٹالوی کو مرزا قادیانی کا مداح بنایا اور یہی حضرت قادیانی کے فروغ کے ذریعہ ہوئے اسی (لیڈر) نے ان سے اہل حق کے خلاف لکھوایا اسی لیڈر نے خراسانی عربی وغیرہ ان سے لکھوائیں اسی لیڈر نے ان سے جھوٹا دعوے کرایا کہ معیار الحق خود بدولت کی تصنیف ہے وعلی ہذا القیاس پس ان کا رہبر شیطان صاف ہے بھلا کیا بتا سکتے ہیں کہ لاہور میں ثناء اللہ اس کا رہبر ہے فلعنۃ اللہ علے الکاذبین

مولوی ثناء اللہ نے تفسیر لکھی اس کی تغلیط ان لوگوں نے صرف اسی قدر کی کہ سلف کے خلاف یہ تفسیر ہے اور اسی کی بناء پر مولوی ثناء اللہ کو خارج از اہلحدیث بنایا۔ ہم لوگوں نے ان کے پیش کردہ مقامات میں چند مقامات میں تفسیر ثنائی عربی کی غلطی کو بدلیل ثابت کیا (جس پر ثالث فیصلہ آ رہے ہیں) مگر ان کی طرح خارج از اہلحدیث نہیں کیا اور اس میں ہم لوگ چار آدمی تھے۔ یہ ناچیز اور مولوی شمس الحق صاحب مرحوم وحافظ عبداللہ صاحب وشاہ عین الحق صاحب۔ اسپر بٹالوی خوب اچھلے کودے ہیں کہ انکو کیا کیا کسی مذہب میں داخل وخارج ہونے کا معیار قائم کرو تب یہ حکم لگاؤ جیسا کہ علماء

عبدالکریم شیرشاہی لکھتے ہیں بٹالوی صاحب کے یہ تو بہانے ہیں سکے مگر جھوٹ بولنے اور گالیاں دینے العیاذ من ذالک

بٹالوی نے اس جگہ تین شخص (مولوی ثناء اللہ۔ عبدالعزیز۔ حافظ عبداللہ صاحب) کی نسبت لکھا ہے "یہ اصول خمسہ مذہب اہلحدیث کے مخالف ہیں" اور چند سطروں کے بعد لکھا ہے "وہ تینوں حضرات کی تحریرات جن میں دلی زبان سے ان لوگوں نے بھی ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے" ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ کیسا اپنی زبان سے آپ جھوٹا ہوتا ہے خود لکھتے ہیں کہ تینوں حضرات نے ان اصول کو تسلیم کر لیا ہے پھر یہ بھی لکھتے ہیں کہ مخالف ہیں یہ کیسا دروغ گورا حافظہ نباشد ہے خدا کی پناہ۔

اس کے بعد آپ مجھکو مناظرہ کیلئے امرتسر لاہور بلاتے ہیں اور سو روپیہ کا وعدہ کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا وعدہ مجھکو معلوم ہے تین بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے بھلا میں بیمار معذور آدمی اتنی دور خرچ وزحمت سفر اٹھا کر جاؤں اور آپ حسب عادت نہ آئیں جیسا امرتسر میں بٹالوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں کیا تھا یا کوئی حیلہ کر کے چلدیں جیسا آپ نے لاہور کے سٹیشن میں کیا تو میں ناحق پریشان ہوں البتہ میرا خلاف وعدہ کبھی ظاہر نہیں ہوا۔ اور آپ بقول خود جوان ہیں میری طرح بیمار ومعذور بھی نہیں آپ کو یہاں آنے میں کون رکاوٹ ہے۔ مگر آپ کی ہمت نہیں پڑتی۔ اور مناظرہ کے نام سے لرزہ آتا ہے اور روح کانپتی ہے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں آنے کو آپ تیار تھے اب کیا ہوا۔ آپ کا کید میں خوب سمجھتا ہوں وہی کہ جلسہ میں تو موقع بحث ومناظرہ ہوگا نہیں پس آپ کو شیخی ہانکنے کا موقع ملیگا۔ بھلا آپ اور مناظرہ؟ کبھی کیا بھی ہے۔ اسی طرح علیگڈھ میں ۱۵ مارچ تک جلسہ تھا اس وقت کے لئے آپ کا چیلنج آیا اور ۱۷ مارچ تاریخ مناظرہ مقرر کر کے آپ لکھتے ہوئے لرزہ آ گیا لوگ آپ کے کید کو خوب سمجھتے ہیں انہم یکیدون کیدا واکید کیدا۔

بٹالوی نے اس جگہ لکھا ہے۔

"چونکہ تینوں صاحب ان اصول کو دل سے تسلیم نہیں کرتے"

بھلا دل کا حال ان کو کیا معلوم بات تری جھوٹے کی۔ بٹالوی لکھتے ہیں۔

"موضوع کلام میرے اور آپ کے درمیان اور کوئی تحریری اور تقریری غلطی نہ ہوگی بلکہ خاصکر اصول خمسہ میں بحث ہوگی"

اڈیٹر صاحب تحریری وتقریری غلطی کے نام سے آپ کو بخار چڑھ گیا اور ہائے وائے چلانے لگے۔ بات یہ ہے کہ آپکی تحریر وتقریر میں جھوٹ۔ افترا۔ بہتان۔ لغو۔ جھوٹے الزام کے سوا اور ہوتا کیا ہے۔ آپ ڈرتے ہیں کہ مجمع میں آپ کے دین وایمان کی حقیقت ظاہر ہوگی۔ اور علمی باتیں تو آپ کی تحریر وتقریر میں ہوتی ہی نہیں آپ کی علمی لیاقت اور فہم وفراست تو ایسی ہے ظاہر ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ آپ کی غلطیاں موضوع کلام ہونگی اس پر آپ فرماتے ہیں کہ اصول خمسہ میں بحث کرنیکا مجھ سے نام نہیں لیتا۔ سبحان اللہ کیا عقل ہے اور کیسی فراست

مگر اصول خمسہ غلط ہونگے تو کیا تحریری غلطیوں کا وہ فرد نہ ہوگا۔ بات تو یہ ہے کہ میں موضوع کلام عام رکھتا ہوں اور آپ اس سے بھاگتے ہیں اور جان چھڑاتے ہیں اور آپ کو اس سے لرزہ آتا ہے اور گھبرا کر کہتے ہیں کہ سوائے اصول خمسہ کے اور کوئی بحث نہیں کرونگا اور اس میں بھی جرأت آپ کو اس سے پیدا ہوئی کہ میرے خیالات آپ کو میری تحریر سے ظاہر ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے انشاء اللہ آپ ایسے بہادر ہوتے ہیں کہ عام بحث سے بھاگتے ہیں۔ اور جھوٹے ایسے ہیں کہ مجھکو لکھا ہے کہ اصول خمسہ میں بحث کرنے سے میری روح کانپتی ہے۔ ارے جھوٹے تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا کون لفظ میرا اس پر دلالت کرتا ہے جو شخص عام غلطیوں پر بحث کرنے کو للکارے وہ بزدل ہو۔ اور جو صرف ایک بحث (وہ بھی بعد علم موافقت کے) کرنا چاہے وہ دلیر ہو جیسے آپ شیر بہادر ہیں اور کس بہادری سے کہتے ہیں کہ بحث اصول خمسہ کا مجھ سے نام نہیں لیا جو شخص عموماً ہر بحث میں گفتگو کرنے کو تیار رہے وہ ایک کا نام کیوں لیگا۔ پس یہ یا تو آپ کے فہم کا قصور ہے یا وہی جبلی عادت جھوٹ بولنا۔ یہاں پر آپ لکھتے ہیں "اور یہ آپ کے مغلوب ہونے میں دلیل ہے" اولاً عبارت کتنی صحیح ہے مغلوب ہونے میں دلیل کیا خوب ہے۔ دوسرے ابھی بحث ہوئی نہیں نہ غلبہ ہوا۔ اور مغلوبیت ہو گئی۔ بٹالہ میں قبل صدور فعل کے مفعول پر اس فعل کا اثر ہو جاتا ہے فیا للعجب۔

ہاں اڈیٹر بٹالوی کا اصول خمسہ رہ گیا اس کو جناب اڈیٹر صاحب سنئے۔ یہ امور خمسہ بجائے خود صحیح ہیں مگر آپ نے ان کو نہیں سمجھا آپ کے قصور فہم سے اسمیں غلطی ضرور ہے۔ اسی واسطے میں نے ان کو موضوع کلام نہیں قرار دیا بلکہ آپ کی غلطی کو موضوع قرار دیا تھا جس کو آپ نہیں سمجھے اب میں آپ کی غلطی آپ پر واضح کرنے کو چند سوال آپ سے کرتا ہوں۔

(۱) یہاں لفظ اصول کے کیا معنے ہیں۔ اگر اصول بمعنی ادلہ ہو تو آپ کو لازم ہے کہ آپ صاف لفظوں میں یوں لکھئے کہ ادلہ شرعیہ پانچ ہیں اور علمائے اصول میں سے کسی کی شہادت اسپر پیش کیجئے اور میں کہے دیتا ہوں کہ یہ آپ سے ہرگز نہ ہو سکیگا۔

(۲) اجماع کی تعریف اور اس کا مثل کتاب وسنت کے دلیل مستقل ہونا اور اس کا مصداق لکھئے۔

(۳) آیت وضو کی تفسیر جو شارع علیہ السلام نے فرمائی اور یوں کہہ یا ھذا وضوء لا یقبل اللہ الصلوۃ الا بہ اسکے خلاف مقتضاء استنشاق کو ناخن سے دھو کر خارج اور داڑھی بڑے ہو کر میں مسح بجمیع سر کو مدلول قرآن قرار نہ دینا صرف شعرات یا ربع راس کا مسح مراد باری قرار دینا یہ تفسیر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی تغلیط ہے یا نہیں اور کیوں نہیں ہے؟

تب اسی قدر سوالات کے جواب دینے میں واعظ بٹالوی راہ راست پر آ جاوینگے ورنہ دیکھا جائیگا۔ بار باقی صحبت باقی ان شاء اللہ۔

عبدالعزیز رحیم آبادی

مُجرّباتِ سیوطی

ترجمہ اُردو

کتابُ الرّحمۃِ فی الطّب والحکمۃ

مُصنّفہ قدوۃ الانام حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطیؒ

وہ کونسا شخص ہے۔ جو امام موصوف کے نام نامی سے واقف اور آپ کے در بے بہا تصانیف کا شیدا نہ ہو۔ آپنے جس طرح کہ دیگر فنون میں سینکڑوں تصانیف ارقام فرمائی ہیں۔ اسی طرح علم طب اور تعویذات اور کلمات اور دیگر مجربات میں یہ کتاب نہایت جامع سب سے نرالی طرز پر بہت مفید لکھی ہے۔ اس میں آپنے جملہ امراض۔ صفراوی۔ سوداوی۔ دموی۔ جلد سے متعلق ہوں۔ یا اندروں سے سر کے متعلق ہوں۔ یا آنکھوں۔ دماغ۔ کانوں۔ ناک پھیپھڑہ دل جگر۔ طحال۔ معدہ۔ اعضائے تناسل۔ رحم۔ حمل۔ ہاتھ پاؤں۔ وغیرہ کے دہلک امراض مثل طاعون ہیضہ۔ وغیرہ کے ہوں۔ یا دیرینہ مثل آتشک۔ سوزاک۔ نامردی سستی کے مردوں کے متعلق ہوں یا عورت۔ الغرض اس کتاب میں مرد۔ عورت۔ لڑکے۔ لڑکی۔ بچے۔ بوڑھے جوان۔ کے اندرونی و بیرونی جملہ امراض کا علاج۔ طب۔ تعویذات۔ کلمات۔ مجربات کے ذریعہ بتایا ہے۔ اور حفظان صحت کے ضروری اصول کے متعلق ۱۹۵ باب درج کئے ہیں۔ علاوہ اس کے مختلف فنون و کشتہ جات کے تیار کرنیکی تراکیب اور زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا علاج بتایا ہے۔ یہ کتاب مروجہ فصیح اردو میں ترجمہ کرا کر شائع کیا ہے قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۳ ر

بادشاہ بنناچاہتے ہو یا ولی } اس عجیب و غریب کتاب میں علاوہ بیسیوں قسم کی مفید باتوں کا کافی ذخیرہ فراہم کردینے کے امام غزالی نے وہ کل قواعد ارقام فرمادیئے ہیں جن کے ذریعہ ایک ناتواں پراگندہ دل شخص ظاہری و باطنی ترقی کے اعلیٰ سے اعلیٰ منازل و مدارج تک پہنچ جاتا ہے قیمت عصہ

خِضابِ عُجاب

اس خضاب کے لگاتے ہی بال فوراً اصلی قدرتی رنگ کی مانند کالے بھونرا اور چمکدار ہو جاتے ہیں۔ اور پندرہ روز تک اپنا اثر ویسے ہی آن بان سے قائم رہتا ہے۔ خواہ کتنا ہی بالوں کو دھوتے جائیں۔ رنگ اور چمک میں فرق نہیں آتا۔ پندرہ بیس روز کے بعد بھی صرف کھونٹی پر کر لگانا پڑتا ہے۔ یہ دیگر بازاری خضابوں کی طرح بالوں کو بھورا۔ کھردرا اور کرخت نہیں بناتا تیل کی مانند لگایا جاتا ہے۔ نہ جلد کو داغ دیتا ہے۔ نہ لگاتے ہوئے کوئی جلن محسوس ہوتی ہے۔ خضاب نہایت اعلیٰ ہے۔ ایک بکس چھ ماہ کے لئے کافی ہے۔ اپنے لئے اور اپنے احباب کے لئے جلدی منگوالیں۔

کیونکہ اندیشہ ہے۔ کہ ولایتی مال کے گرانی کی وجہ سے اس کی قیمت بھی بڑھانی پڑ جائے قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ) محصولڈاک ۸ر کل عہ۸ کا وی پی کیا جائے گا۔

طِلسمی گولیاں

یہ بینظیر گولیاں ہر قسم کی بلغمی۔ صفراوی۔ سوداوی دموی امراض و نقائص کو دور کر کے دماغ کو طاقت حافظہ کو ترقی۔ اعصاب کو قوت۔ جگر و طحال۔ گردہ و مثانہ کی اصلاح۔ معدہ کو تقویت۔ دل کو قوی و مسرور۔ روح کو انبساط چہرہ کو بشاش و سرخ۔ بدن کو مضبوط و چست بنانے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ علاوہ بریں جوانی کی ہر قسم کی غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں کا پورا تدارک کر کے از سر نو قوت رجولیت و جوہر تولید کو قائم کر کے بے اندازہ ترقی دیتی ہیں۔ اور امساک توان کا لازمی نتیجہ ہے۔ نہ جریان و سرعت انزال کی شکایت باقی رہ جاتی ہے۔ نہ کثرت احتلام و رقت سے دل پریشان ہوتا ہے ہر وقت دن عید رات شب برات معلوم ہونے لگتی ہے۔ کمال یہ ہے۔ کہ تریاق سے بڑھ کر زود اثر و مقوی ہیں۔ ناقتور اور ہر قسم کی مرغن غذا کو ہضم کرا دینا ان کا معمولی کرشمہ ہے۔ تیس سال کے اوپر کے لئے خاص کر تیر بہدف ہیں۔ قیمت اصلی تین روپے رعایتی دو روپے (عہ) محصولڈاک ۴ر

طلاءِ نادرہ } یہ بچپن کی غلط کاریوں سے گشدہ طاقت کو واپس لاتا ہے قیمت تین روپے محصولڈاک

منیجر اے۔ آر۔ کمپنی۔ بازار سریانوالہ۔ لاہور

منیجر دواخانہ تریاق صحت متصل [illegible]

فہرست کتب کلاں، دو ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے۔ منیجر اے۔ آر۔ کمپنی بازار سریانوالہ لاہور سے طلب کریں

سراج الدین المعروف جامع العلوم
اتفاق المخلوق المعروف بحر محیط ۵/۳

کتاب کا نام ہی سنکر معلوم ہو جاوے گا۔ قرآن شریف
واحادیث شریف سے لیکر عالمگیری وہدایہ
وغیرہ مصباح الرسی احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین
اور مثنوی روم سے لیکر دیدہ یران گو تمام مضامین
کو جا بجا لیا ہے۔ اور ایک مضمون کو ہزار ہا مضمون
سے مدلل کیا ہے۔ زیادہ تعریف فضول پہلا
حصہ اور چوتھا حصہ چھپ چکے ہیں قیمت ہر دو حصہ
کی منی آرڈر بھیجیں تو ۲؎ اور وی پی منگوائیں تو
۲؎ مع محصولڈاک۔ اگر شک ہو تو نصف ڈاک بھیجکر
پہلے مفت منگوالیں۔ ایک روپیہ کا منی آرڈر بھیجنے
والوں سے چاروں حصہ مع محصولڈاک اور تقلید
شخصی و بشارت محمدی مفت دی جاویگی۔ تبادلہ
کتب بھی ہو سکتا ہے۔ مکمل کتاب بارہ سو صفحہ کی ہوگی

المشتہر
عبد العزیز ولد مولوی ابو المحسن صاحب
مصنف فیض الباری المعروف صحیح بخاری
و مترجم غنیۃ الطالبین و تلخیص الصحاح و مشکوۃ
شریف و تجلی آسمانی و کان ایمانی وغیرہ وغیرہ موضع
بن گرائیں ڈاکخانہ چھانگہ ضلع سیالکوٹ

اسرار قرآنیہ ۲/۶
وبرکات رحمانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک وبدعت کی تردید میں گویا
تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی و غمی کی کافی
اصلاح ہے۔ جسمانی بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں
سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی
درج ہیں۔ پنجابیوں خصوصاً عورتوں کے لئے
بہت کارآمد و مفید کتاب ہے ۲؎ مع محصول ۴؎

ملنے کا پتہ
میر محمد واعظ (دفتر اہلحدیث امرتسر)

اشتہار عام

ہماری دکان میں لونگی۔ پگڑ۔ سوتی وریشمی و
زری دار ہر ایک قسم کا عمدہ عمدہ طیار ہوتا ہے
جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار
ہو۔ وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرمائیں
دور دور کا نمبران کے واسطے خاص رعایت کی
جاوے گی۔ المشتہران

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان
ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت احتلام

ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت احتلام دور
ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کے رفع کرنیکے علاوہ
منی کو گاڑھا کرتے اور بڑھاتے ہیں ان سے کوئی بہتر دوا نہیں عہ
طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں
سے پیدا ہوتے ہیں۔ ۱۴ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور
عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اس کے استعمال سے
فربہی۔ درازی اور قوت مردمی حسب منشاء پیدا ہوجاتی ہے عہ

حبوب لبوب سیر ہر قسم

یعنی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کیلئے اکسیر ہے عہ

سرمہ منور چشم

اس سرمہ کے استعمال سے دھند۔ جالا۔ غبار۔ پانی بہنا
وغیرہ دور ہونیکے علاوہ عینک لگانے کی عادت دور ہو جاتی
ہے۔ فی تولہ عہ

دوائی خارش ہر قسم

اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی
ہے۔ اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کیسی
ہو صرف ہاتھوں پر ملنے سے دور ہو جاتی ہے فی ڈبیہ ۸؎

ملنے کا پتہ
مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

نصرت الواعظین بادف ضیاء سید المرسلین

یہ کتاب اپنے طرز بیان میں نرالی۔ مسلمانوں کی آنکھوں کو نور
قلب کو سرور۔ اور ان کے ایمان کو قوت و تازگی
بخشنے والی ہے۔ اس میں دس بیان ہیں اور ہر بیان اولاً
ان آیات سے شروع کیا گیا ہے۔ جو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی رفعت شان پر دلالت کرتی ہیں۔ پھر ان کا
ترجمہ اور شان نزول اور ان کے متعلق حکم و نکات
بیان کئے گئے ہیں۔ اور اثناء بیان میں موافق آیات
شریفہ حضور کے اوصاف و فضائل حمیدہ یا احادیث
و روایات صحیحہ اور جا بجا اشعار اور مثنوی مولانا روم
دلچسپ لطیفے ملائے گئے ہیں۔ غرضکہ یہ کتاب عموماً کل
اہل اسلام اور خصوصاً واعظین اور طلبائے مدارس اسلامیہ کے
لئے بہت مفید کار آمد ہے۔ اگر ہر مسلمان اسے بقدر
جان خریدے۔ تو بجا اور زیبا۔ قیمت فی جلد مع محصول ۸؎
علاوہ اس کے ہر خریدار کو رعایت ایک کتاب فضائل
محرم بہ نصف قیمت ۲؎ میں دی جاویگی [illegible]
میں اختیار کا حوالہ دیتا ہوں

ملنے کا پتہ
مولوی حشمت علی یا لیسن بریلی محلہ گڈھیا

رعایتی اشتہار کتب

جو شخص مجھ سے کتب مفصلہ ذیل جمادی الاول سے
۵ ماہ رجب ۱۳۳۳ھ تک طلب کرے اوسکو حسب ذیل
رعایت کے ساتھ بھیجی جاویگی محصول وی پی میرے ذمہ ہے
سوانح احمدی یعنی حالات سید احمد صاحب بریلوی اصلی
۱۲؎ رعایتی عہ [illegible] حضور نماز مصنفہ مولوی سید محمد
صاحب غزنوی برادر مولوی عبد الجبار صاحب قیمت
۵؎ رعایتی ۳؎ [illegible] فی المجد القرآنی
ترجمہ رعایتی [illegible] ترجمان القرآن معروف [illegible]
طبع دہلی تقطیع کلاں [illegible] رعایتی [illegible] تحفۃ الہند انگریزی
مصنفہ شیخ عبید اللہ [illegible] رعایتی [illegible] ملنے کا پتہ
عبد الغفار [illegible] لاہوری

[illegible] پرنٹنگ ورکس لاہور میں [illegible] پرنٹر نے چھاپا اور ارکین [illegible] مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل [illegible] نے شائع کیا